اطاعت

(مجموعہ نعت)

حامد یزدانی

حرفِ تحسین

سب تعریف اللہ کے لئے جو رب العالمین

ہے اور اللہ کی دائمی رحمتیں اور سلام اُس کے محبوب پیغمبر

حضرت محمد مصطفٰے ﷺ پر جو رحمتہ اللعالمین ہیں۔

سیّد حامد یزدانی صاحب کے، ایک سو سے

زیادہ نعتوں پر مشتمل، اس شعری مجموعہ کی پذیرائی کرتے

ہوئے مجھے انتہائی مسرت ہورہی ہے۔ ہمارے پیارے

آقا ﷺ کی توصیف و ثنا میں انہوں نے جو نعتیں رقم کی

ہیں وہ دلآویز بھی ہیں اور دِل پذیر بھی۔

اللہ کرے کہ انہوں نے اپنے فن کے لئے جو مستحکم بنیاد

استوار کی ہے، اب وہ اس پر اپنے شعری ذوق کو پروان

چڑھاتے چلے جائیں (آمین)۔

زیرِ نظر مجموعہ کا نام ''اطاعت'' رکھا گیا ہے جو

قرآنِ کریم میں موجود احکاماتِ الٰہی اور احادیث مبارکہ

میں مذکور ارشاداتِ نبوی کی بجا آوری کی ضرورت کی

جانب اشارہ کرتا ہے۔ ہر نعت کی پیشانی پر ''ﷺ''

درج کرنے کا جو اہتمام کیا گیا ہے اُس نے گویا اس

مجموعہ پر مہرِ مُسلّک ثبت کردی ہے۔ اسی لیے ''اطاعت''

(بقیہ دوسرے فلیپ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اطاعت

تعارف

نام: سید حامد یزدانی

ولدیت: (سید عبدالرشید) یزدانی جالندھری

پیدائش: لائل پور (فیصل آباد) پاکستان

پرورش: لاہور (پاکستان)

تعلیم: ماسٹر آف سوشل ورک (کینیڈا)، ایم اے سوشیالوجی (پاکستان)

ڈپلوما سوشل سروس ورکر (کینیڈا)

درسگاہیں: ولفرڈ لارئیر یونیورسٹی (واٹرلو، کینیڈا)، پنجاب یونیورسٹی (لاہور، پاکستان)

موہاک کالج (ہیملٹن، کینیڈا)، گورنمنٹ کالج (لاہور، پاکستان)

گورنمنٹ میونسپل ہائی سکول، مزنگ (لاہور، پاکستان)

پیشہ وارانہ ادارے: سوشل اینڈ کمیونٹی سروسز (کینیڈا)

ڈوئچے ویلے، وائس آف جرمنی (کولون، جرمنی)

ماہنامہ ''بازگشت'' (لاہور، پاکستان)، ماہنامہ ''فانوس'' (لاہور، پاکستان)

گورنمنٹ کالج (شیخوپورہ، پاکستان)، ریڈیو پاکستان (لاہور، پاکستان)

تصنیف: رات دی نیلی چپ (پنجابی شاعری) مطبوعہ ۲۰۰۲ء

ابھی اک خواب رہتا ہے (اردو شاعری) پہلی اشاعت ۱۹۹۲ء

ابھی اک خواب رہتا ہے (اردو شاعری) دوسری اشاعت ۲۰۰۷ء

گہری شام کی بیلیں (اردو شاعری) اپریل ۲۰۰۷ء

ساعت (اردو نعتیں) ۲۰۱۰ء

سکونت: اونٹاریو، کینیڈا

رابطہ: سید بشر زیدی پی او بکس 5157، ماڈل ٹاؤن، لاہور 54700 (پاکستان)

فضل بک سیلرز، مین بازار مزنگ، لاہور (پاکستان)

مکتبہ سیفیہ، آستانہ عالیہ سیفیہ نقشبندیہ۔ راوی ریان۔ لاہور

ای میل: urdupoet@gmail.com

ویب سائٹ: www.hamidyazdani.com

اِطاعت

نعتیں

حامد یزدانی

انتساب

شیخِ کامل سیدی آقائی

حضرت میاں محمد صاحب

حنفی، نقشبندی، سیفی، ماتریدی دامت برکاۃ

کی نگاہِ اثر آفریں کے نام

انّ اللّٰہ و ملئکتہ

یصلّوْن علی النّبی

یاایّہاالّذین آمنوا

صلّوا علیہ وسلّموا تسلیماً

(الاحزاب-٥٦)

فہرست

پذیرائی

سیّد حامد یزدانی میرے پیر زادے ہیں۔ حضرت سید یزدانی جالندھری کو "پیر جی" کا لقب حضرت طفیل ہوشیار پوری نے دیا تھا اور ان کے تتبع میں یزدانی صاحب کے متعدد دیگر معاصر بھی عموماً انہیں "پیر جی" ہی کے لقب سے یاد کرتے تھے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اپنی نسبی سیادت کے علاوہ اپنے علم و فضل اور انشاء و ادب میں اپنے بلند مقامات کے حوالے سے بھی یزدانی صاحب پیر جی ہی تھے۔

اپنے گھر کے غیر معمولی علمی اور ادبی ماحول کی بدولت پیر جی کے سب بچے ذوقِ سخن کی دولت سے مالا مال اور تخلیق و تصنیف کے ورثہ سے بہرہ ور ہیں۔ سید حامد یزدانی کو پیر جی کے ورثۂ علم و ادب سے ضیغمانہ حصہ (Lion's share) ملا ہے۔ وہ کم عمری ہی سے تحریر و تصنیف کے میدان میں گامزن ہیں اور سکول و کالج میں اپنے دورانِ تعلیم ہی میں بطور ادیب و شاعر متعارف ہونا شروع ہو گئے تھے۔ گورنمنٹ کالج لاہور میں اپنے بی اے کے زمانۂ طالب علمی میں بھی وہ اپنے ہم عمر اہلِ قلم میں بہت ممتاز تھے۔ مزید خوش آئند بات یہ ہے کہ ان کا علمی و ادبی ذوق ہنگامی اور عارضی ثابت نہیں ہوا بلکہ یہ ان کا مستقل رفیقِ حیات بن چکا ہے۔ اُن کی تین کتابیں (مجموعاتِ نظم و غزل) قبل ازیں شائع ہو چکی ہیں اور اہلِ نظر سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب اُن کا مجموعۂ حمد و نعت (اطاعت) قارئین کے پیشِ نظر ہے۔

حمد و نعت کا شعبہ دیگر اصنافِ سخن کی بہ نسبت زیادہ فنی کمال و رسوخ کا متقاضی ہے۔ یہ مقامِ مسرت ہے کہ سید حامد یزدانی ان مقدس موضوعات پر اپنی تخلیقی کاوشیں پیش کرنے سے پہلے مطلوبہ فکری اور فنی اوصاف سے اطمینان بخش حد تک متصف ہو چکے ہیں۔ وہ نظم آرائی اور غزل نگاری میں کافی مشقِ سخن بہم پہنچا چکے ہیں۔ ان کے پیرایہ ہائے اظہار تربیت یافتہ، محکم اور صیقل شدہ دکھائی دیتے ہیں۔ قرطاس و قلم سے سروکار رکھنے والے اپنے معاصرین میں وہ نہایت اعتماد اور وقار کے ساتھ کامیابیوں کی طرف فاتحانہ بڑھ رہے ہیں۔

سیّد حامدؔ یزدانی کے زیرِ نظر حمدیہ اور نعتیہ کلام میں فکر و نظر کی آب و تاب قاری کے ذہنی اور وجدانی آفاق کو روشن تر کرتی ہے۔ حمد و نعت میں بیان ہونے والے مضامین و خیالات ہمارے دور میں بھی بیشتر وہی ہیں جو صدیوں سے ان اصنافِ ادب کا سرمایہ رہے ہیں۔ تاہم شعرائے کرام اپنے معاصر ماحول و مسائل کے ذکر سے اور ذاتی احساس و تاثر کے اظہار سے' اس باب میں جدت اور تازگی کا رنگ پیش کرنے کی سعیِ بلیغ کرتے رہے ہیں۔ سیّد حامدؔ یزدانی نے بھی انہی حوالوں سے اپنے مجموعۂ حمد و نعت کو منفرد اور متنوع بنانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ گوناگوں فنی محاسن بھی اس مجموعہ کلام میں جابجا فروزاں نظر آئیں گے۔

اُمید ہے کہ حامدؔ یزدانی کا یہ مجموعہ حمد و نعت جہانِ اَدب میں ان کے لیے مزید وقار و اعتبار کا باعث بنے گا اور صاحبانِ فکر و نظر اس مجموعہ کے مطالعہ سے مزید تب و تاب حاصل کریں گے۔

(پروفیسر) جعفر بلوچ

شعبہ اُردو

گورنمنٹ سائنس کالج

وحدت روڈ' لاہور (پاکستان)

۹۔ مئی ۲۰۰۶ء

''اطاعت'' کا سفر

یہ ستر کی دہائی کے اواخر اور اسی کی دہائی کے اوائل کے دن ہیں۔ پاکستان کے دوسرے شہروں کی طرح لاہور میں بھی فروغ نعت کی تحریک اپنے عروج پر ہے۔ نئی ہجری صدی کے افق پر نعتیہ شاعری کے کتنے ہی تابناک ستارے روشن ہیں۔ مداحین ختمی مرتبت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اس یقیں افروز کارواں میں جناب احمد ندیمؔ قاسمی، جناب حفیظ تائبؔ، جناب یزدانیؔ جالندھری، جناب صوفی افضل فقیرؔ، جناب مظفرؔ وارثی، جناب کلیم عثمانی، جناب عارف عبدالمتین، جناب علیم ناصری، جناب شہزادؔ احمد، جناب طفیلؔ ہوشیار پوری، جناب خالد بزمی، جناب عبدالعزیز خالدؔ، جناب اعظم چشتی، جناب راز کاشمیری، جناب انجم رومانی، جناب حافظ امرتسری، جناب حافظ لدھیانوی، جناب انورؔ فیروز پوری، جناب جعفرؔ بلوچ، جناب حفیظ الرحمن احسنؔ، جناب نعیم صدیقی، جناب راسخؔ عرفانی، جناب رابعہ رشید محمود، جناب منیرؔ قصوری، جناب تحسینؔ فراقی، جناب خالدؔ احمد، جناب امجدؔ اسلام امجد، جناب نجیبؔ احمد اور جناب خالدؔ علیم کی صداؤں کی گونج واضح سنائی دیتی ہے۔

شہر میں مختلف مقامات پر نعتیہ مشاعروں کا باقاعدہ انعقاد ہوتا ہے۔ مجلس سیرت سے لے کر حلقہ ارباب ذوق کے ہفتہ وار پروگراموں تک نعت اور نعت سے متعلق موضوعات ہی نمایاں دکھائی دیتے ہیں۔ ریڈیو پاکستان لاہور اور پاکستان ٹیلی ویژن پر بھی نعت کے مشاعروں اور مذاکروں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

لاہور سے شائع ہونے والے ادبی جرائد فنون، سیارہ، محفل، تخلیق اور ماہ نو میں تازہ اور منتخب نعتیں شائع کی جاتی ہیں۔ اخبارات کے دینی اور ادبی صفحات بھی مدحت سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے مزین ہوتے ہیں۔ جناب خالد شفیق کی ادارت میں ماہنامہ ''شام وسحر'' نعت نمبر کی اشاعت میں مصروف ہے۔

نعتیہ مجموعے تواتر سے منظر عام پر آ رہے ہیں۔ شاید ہی کوئی صنف سخن ہو گی جس میں ثنائے محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) رقم نہ کی جا رہی ہو۔

مدحت خواجہ گیہاں (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عشاق کے اس دم بہ دم رواں دواں قافلے کی کی پچھلی قطار میں جانے کب، خاموشی سے میں بھی جا شامل ہوتا ہوں ... کیسی کیسی پر کیف اور وجد آفریں آوازوں کی خوشبو مشام جاں میں گھلنے لگتی ہے۔

پورے قد سے جو کھڑا ہوں تو یہ تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

(جناب احمد ندیم قاسمی)

دے تبسم کی خیرات ماحول کو
ہم کو درکار ہے روشنی یا نبی!

(جناب حفیظ تائب)

یوں بیٹھ نہ جی چھوڑ کے اے عزم زیارت!
وہ سامنے دربار ہے دو چار قدم اور

(جناب یزدانی جالندھری)

شان اُن کی سوچیے اور سوچ کر کھو جائیے
نعت کا دل میں خیال آئے تو چپ ہو جائیے

(جناب خورشید رضوی)

سطر خاتم تھا خدا کے آخری فرمان کی
سلک تسبیح رسل کا آخری مرجان تھا

(جناب خالد احمد)

تو یہ وہ شعری فضا ہے جس میں طائر سخن پرواز کیسے پر تولتا ہے۔ والد گرامی (قبلہ یزدانی جالندھری) کی شعری تربیت کے ساتھ ساتھ جناب خالد احمد کی فنی رہنمائی اور جناب

سراج منیر کی حوصلہ افزائی میری ہمت بندھائے ہوئے ہے اور یوں نعت گوئی کا یہ سفر قدرے بے قاعدگی سے سہی، مگر جاری رہتا ہے۔

پھر اس مبارک سفر میں شیخ کامل حضرت میاں محمد حنفی سیفی مدظلہ عالی کی دُعائے اثر انگیز بھی میری راہبر ہو جاتی ہے اور اب نعتوں کے انتخاب کا مرحلہ طے ہوتا ہے تو پروفیسر جعفر بلوچ (مرحوم) اس کے لیے حرفِ پذیرائی تحریر کر دیتے ہیں اور عزیز دوست خالد علیم اسے ''اطاعت'' کا نام عطا کر دیتے ہیں۔

ادھر کینیڈا میں استاد محترم صدیق نور محمد صاحب مسودے پر نظر ثانی کرنے کے ساتھ ساتھ اس پر اپنی وقیع رائے بھی تحریر فرما دیتے ہیں۔ کینیڈین مسلم آرگنائزیشن میں میرے قابل قدر احباب قاری عطاء اللہ، ڈاکٹر خالد انصاری، قاری وقار احمد، حافظ افتخار خان اور جناب خالد پرویز محابہ تعاون فراہم کر دیتے ہیں۔ میرا خوبصورت شاعر بھتیجا سید عبدالرحمن یزدانی ''اطاعت'' کو حسن طباعت سے آشنا کرنے کی ذمہ داری قبول کر لیتا ہے، جو میرے لیے کسی اعزاز سے کم نہیں۔

آپ کو اس مجموعہ میں اگر کوئی صوری یا معنوی خوبی دکھائی دیتی ہے تو یہ سراسر اللہ کا کرم ہے اور میرے بزرگوں اور دوستوں کی حوصلہ افزائی کا نتیجہ ہے۔ اور ظاہر ہے کہ حصول داد کے حقدار بھی وہی ٹھہرتے ہیں۔ مجھے تو آپ سب سے بس ایک حرفِ دُعا درکار ہے۔

والسلام

حامد یزدانی

یکم ربیع الاول ۱۴۳۱ھ

(کینیڈا)

جس کی ثنا کی خوشبو پھیلے آیاتِ قرآنی سے
اُس ہستی کی مدحت ہوگی کیا حامدؔ یزدانی سے

حمد

ہے سبھی حمد و ثنا تیرے لیے
مالکِ ارض و سما تیرے لیے

ذرّے ذرّے میں تری تابانیاں
پتّہ پتّہ تیری عظمت کا نشاں

مہر و مہ میں نور، تاروں میں چمک
اِذن سے تیرے ہے پھولوں میں مہک

تیرے ہی تابع زمین و آسماں
بحر و بر، کہسار، وادی، گلستاں

ماورائے عقل ہیں تیری صفات
بے جہت ہے، اور جلوے شش جہات

تو غنی، تو بے نیاز و بے مثال
تیری ہستی لا یزال و لازوال

مالک و مولا ہے تُو، رازق ہے تُو
سب جہاں مخلوق ہیں، خالق ہے تُو

تو کہ ہے رحمٰن و واحد اور حمید
نام ہیں تیرے قوی، باقی، شہید

جامع و مغنی ہے تو، ماجِد ہے تُو
قادر و ظاہر ہے تو، واجِد ہے تُو

تُو رحیم و باسط و جبّار ہے
خافض و مصوّر و غفّار ہے

کھول دے دِل کے دریچے، اے خدا
راستہ اپنی محبت کا دِکھا!

دُعا

مرے مولا!

مرے دن بجھتے جاتے ہیں

اِنہیں تو روشنی دے دے

ستارے ریزہ ریزہ آنکھ کی صورت

خلا میں گر رہے ہیں

رات کی دیوار خستہ ہے

مرے سر پر نہ گر جائے

چٹختے چاند کا خیمہ

مری روئیدگی

ماحول کے پُر ہول سناٹوں میں گم ہونے لگی ہے

میری شاخوں سے طراوت

میری مٹی سے ہر اَنم چھن رہا ہے

تو مری تاریک دھڑکن کو

دُعا میں لہلہاتی چاندنی دے دے

دھڑکتی صبح جیسی زندگی دے دے

مجھے اپنی محبت دے

مجھے عشقِ رسولِ ہاشمی دے دے

مرے مولا!

مِرے بجھتے دِنوں کو روشنی دے دے

صلی اللہ علیہ وسلم

ذاتِ پیغمبر مِرے فکر و نظر کی روشنی
ماند جس کے سامنے شمس و قمر کی روشنی

اُن کی آمد، ظلمتِ باطل کو پیغامِ شکست
اُن کی آمد، مطلعِ جاں پر سحر کی روشنی

کر گئی پُرنور جو قلب و نظر کی وادیاں
چاند سے بڑھ کر تھی وہ پچھلے پہر کی روشنی

جگمگائی آپ کے پَرتَو سے بزمِ کائنات
بڑھ گئی بیت الحرم کے بام و در کی روشنی

کاروانِ خیر رستے سے بھٹک سکتا نہیں
رہنما ہے اُسوۂ خیرالبشر کی روشنی

آپ کی باتیں کہ سوندھی دُھوپ سی سرگوشیاں
آپ کا لہجہ کہ نکھری سی سحر کی روشنی

وقت کی لوحِ سیہ پر نعت لکھنے کے لئے
مجھ کو بھی درکار ہے حرف و ہنر کی روشنی

آمنہ کا چاند، عبداللہ کا دُرِّ یتیم
جس سے دوبالا ہوئی ہاشم کے گھر کی روشنی

یہ بھی حامدؔ اُن کی نعتِ پاک کا اعجاز ہے
آ گئی ہے میری دعاؤں میں اثر کی روشنی

صلی اللہ علیہ وسلم

جن کے لئے چُنے گئے رنگ یہ کائنات کے
کملی بنائیں شکر کی، صبر کا سُوت کات کے

صُبحِ حرم کے سائے میں، اُن کے کرم کے سائے میں
پائے گی شامِ زندگی رنگ سبھی ثبات کے

فصلِ بہار آ گئی، زندگی جھلملا گئی
پھُول جو چار سُو کھلے آپ کی بات بات کے

نُور سے بھر گئیں سبھی قلب و نظر کی وادیاں
چٹکی کچھ ایسی چاندنی پچھلے پہر وہ رات کے

جب سے نبی کی یاد کا دِل میں مرے قیام ہے
مہکا سا اِک خرام ہے گوشے میں صحنِ ذات کے

صلی اللہ علیہ وسلم

گُلِ عشقِ نبی دِل میں کِھلا، آہستہ آہستہ
مہک اُٹھی بہارِ جاں فزا، آہستہ آہستہ

خزاں کی زرد ویرانی میں لپٹے باغِ ہستی میں
پڑاوٗ موسمِ گُل کا ہوا، آہستہ آہستہ

مِرے شعروں میں رفتہ رفتہ میرا دِل اُتر آیا
اثر، حرفِ سخن کو مِل گیا، آہستہ آہستہ

نظر پرنم، قدم لرزاں، کہ دِل بجھتا ہوا رہ پر
بھلا یہ کون طیبہ کو چلا؟ آہستہ آہستہ

یہ آخر کون ہے حامدؔ جو چُھپ کر میری دھڑکن میں
کہے صلِ علیٰ، صلِ علیٰ آہستہ آہستہ

صلی اللہ علیہ وسلم

دہر میں کوئی نہ اُترا مِرے رہبر جیسا
اک نبی بھی نہ ہوا میرے پیمبر جیسا

خُلد کے قریے کہاں ہیں تری گلیوں جیسے
کب مکاں کوئی زمیں پر ہے ترے گھر جیسا

کوئی سورج نہیں خورشیدِ حِرا کے مانند
ایک تارہ بھی نہیں میرے مقدر جیسا

سرِ اوراقِ مصوّر نہیں اک نقشِ وفا
تیرے صدیق کی صورت، ترے حیدر جیسا

اللہ اللہ تری چشمِ کرم کا اعجاز
بن گیا لعلِ یمن، دل کہ تھا پتھر جیسا

کس طرح نعت کا حق مجھ سے ادا ہو آقا
کوئی پیکر نہیں دیکھا ترے پیکر جیسا

صلی اللہ علیہ وسلم

مگن ابھی سے طوافِ درِ جمال میں ہے
وہ روشنی، کہ گزر گاہِ ماہ و سال میں ہے

اُتر رہے ہیں ستارے سے میرے لفظوں میں
کہ نجمِ عجزِ ہُنر ساعتِ کمال میں ہے

مجھے بہ نامِ محمد رہائی دے مولا!
نیا زمانہ نئے وسوسوں کے جال میں ہے

اسے بھی دولتِ تاثیر بھیک میں دے دے
کہ ایک حرف، مِرے کاسۂ سوال میں ہے

اک استعارہ، اک آنسو، اک آس ہے حامدؔ
کہ اِک چراغِ فلک، حجلۂ خیال میں ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

نہ اِس کنارے سے مطلب، نہ اُس کنارے سے
نظر بندھی ہے کسی روشنی کے دھارے سے

جو آپ ہیں مِرے منزل نما بھی، رہبر بھی
تو راہ کس لئے پوچھوں کسی ستارے سے؟

سحابِ طیبہ جو برسا، سخن کی دھرتی پر
ثنا کے پھول کِھلے کیسے پیارے پیارے سے!

جو تیرے دھیان کی برکت نہ میری عمر میں ہو
تو ایک پَل بھی نہ گزرے مِرا، گزارے سے

اگر نہ ہوتا نبی کا کریم در حامدؔ
کدھر کو جاتے؟ گنہگار پھر ہمارے سے

ﷺ

بجز اُن کے، کسی پر اِتنی رحمت کون کرتا ہے
کہ یوں دُشمن کے گھر جا کر عیادت کون کرتا ہے

یہ کس کے نام کی خوشبو دمکتی ہے اذانوں میں
نزولِ صبح کی صورت محبت کون کرتا ہے

کہ آ بیٹھے ہیں جبرائیل بھی چپکے سے قدموں میں
حرا کی خامشی میں یہ عبادت کون کرتا ہے

ہری ہونے لگی ہیں کونپلیں امید کی پھر سے
برستے بادلوں جیسی سخاوت کون کرتا ہے

سہارا ہے تو بس اُن کی کرم آمیز نظروں کا
وگرنہ مجھ سے عاصی کی شفاعت کون کرتا ہے

کہ پیچھے رہ گئی وقت کی رفتار بھی تھک کر
سفر حیران ہے حامدؔ مسافت کون کرتا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

خاموشیوں کے اشک سُنے ہیں حضور نے
ویراں نظر کو خواب دیے ہیں حضور نے

جن کی نمو سے خیر کی تشکیل ہو سکے
لب کو عطا وہ حرف کیے ہیں حضور نے

جس نے سدا اندھیرے بچھائے تھے راہ میں
اُس شب کو بھی چراغ دیے ہیں حضور نے

وہ لفظ، ذہن سے جو زباں تک نہ آ سکے
مجھ کو یقیں ہے، وہ بھی سُنے ہیں حضور نے

وہ فاصلے کہ صدیوں پہ شاید محیط ہوں
طے فاصلے وہ پَل میں کیے ہیں حضور نے

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ عجب دل کی تمنا ہے، ترے دور میں ہو
کبھی دربانِ حرا ہو تو کبھی ثور میں ہو

کیسے ممکن ہے کوئی اور ہو تیرے جیسا
کیسے ممکن ہے جو تجھ میں ہے، کسی اور میں ہو

تیرا منکر تو ابوجہل ہی کہلائے گا
وہ کسی ملک کا باسی ہو، کسی دور میں ہو

جب بھی فہرست مرتب ہو غلاموں کی، حضور
درج ہو نام ہمارا بھی، کسی طور میں ہو

رُوح کا ایک ہی مسکن ہے مدینہ تیرا
جسم کا کیا ہے، ہملٹن میں ہو، لاہور میں ہو

صلی اللہ علیہ وسلم

قافلے غم زدوں کے پھر سے چلے، سبز گنبد کی چھاؤں میں
ہر مصیبت ہماری، آ کے ٹلے، سبز گنبد کی نرم چھاؤں میں

قسمتیں آزمانے بیٹھے ہیں، تیرے در پر زمانے بیٹھے ہیں
ہو اشارہ ترا تو وقت چلے، سبز گنبد کی نرم چھاؤں میں

دل و جاں کا قرار وہ دربار، دیکھ لوں ایک بار وہ دربار
پھر جو رُک جائے میری سانس بھلے، سبز گنبد کی نرم چھاؤں میں

کج کلاہی نہ لائے خاطر میں، تاجِ شاہی نہ لائے خاطر میں
تیرے ٹکڑوں پہ جو فقیر پلے، سبز گنبد کی نرم چھاؤں میں

صلی اللہ علیہ وسلم

وہ دل پذیر سماں، وہ فضائیں طیبہ کی
مِلے جو اِذن تو چومیں ہوائیں طیبہ کی

ہمیں بھی یاد، کبوتر کریں مدینے کے
کبھی ہمیں بھی تو گلیاں بُلائیں طیبہ کی

کہے جو سانس شب و روز، داستانِ حرم
تو ڈھڑکنیں مجھے باتیں سُنائیں طیبہ کی

یہ دل ملول ہوا، ہاں خزاں کا پھول ہوا
عطا ہوں اِس کو بھی آقا! گھٹائیں طیبہ کی

کوئی بتائے بھلا کیا ہو ضبط کا یارا؟
ہمارے دل میں جو یادیں در آئیں طیبہ کی

صلی اللہ علیہ وسلم

جہاں میں اب حرا کا رتجگا ممکن نہیں ہے
کوئی دنیا میں آئے آپ سا، ممکن نہیں ہے

مرا ایمان ہے جس سے محمد خوش نہیں ہیں
ہو خوش اُس سے محمد کا خدا! ممکن نہیں ہے

وہ جن کے حُسن کا اک عکس ہے رنگِ دو عالم
مقابل اُن کے ٹھہرے آئنہ، ممکن نہیں ہے

خدا کی معرفت پنہاں ہے عرفانِ نبی میں
نبی سے ہٹ کے ہو فہمِ خدا، ممکن نہیں ہے

چمکتے چاند کو توڑے کہ ڈھلتے دن کو موڑے
کسی سے بھی یہ آقا کے سوا ممکن نہیں ہے

وہ جس در کے ہوں والی رحمۃللعالمیں خود
تو خالی جائے اُس در سے گدا، ممکن نہیں ہے

ہو جس کی رہنما و راہبر اُن کی شریعت
بھٹک جائے وہ رہ سے قافلہ، ممکن نہیں ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

کیسے کرتا رقم زمزمہ نعت کا
میں کہ پاتا نہ تھا حوصلہ نعت کا

شاملِ حال رحمت خدا کی ہوئی
مجھ پہ کُھلتا گیا راستہ نعت کا

جانچنے کو خدوخالِ فکر و نظر
سامنے رکھ لیا آئنہ نعت کا

پیچھے رہتے گئے نکتہ چیں آپ کے
آگے بڑھتا گیا قافلہ نعت کا

اُس کو بھاتا نہیں اور دنیا میں کچھ
جس نے بھی چکھ لیا ذائقہ نعت کا

بارشِ نور پھر سے برسنے لگی
پھر سے جاری ہوا سلسلہ نعت کا

راستہ نعت کا میرا ایمان ہے
میرا ایمان ہے راستہ نعت کا

ذوقِ اقبالؔ و شوقِ ندیمؔ و ظفرؔ
گونجتا ہی گیا زمزمہ نعت کا

کعبؔ و حسانؔ و تائبؔ سے ہوتا ہوا
پہنچا حامدؔ تک قافلہ نعت کا

دادِ طیبہ سے آئے ہملٹن تلک
کیسا دلکش ہے یہ رابطہ نعت کا!

صلی اللہ علیہ وسلم

کہیں جہاں میں کوئی گوشۂ پناہ نہ ہو
حضور! ہم پہ اگر آپ کی نگاہ نہ ہو

زباں وہ کیسی زباں، جس پہ تیرا نام نہیں
وہ دل بھی دل ہے کوئی جس میں تیری چاہ نہ ہو

کہاں سے جا کے شفاعت کی بھیک ہم مانگیں؟
ہمارا کیا ہو، اگر تیری بارگاہ نہ ہو

نظر ہٹے جو ترے در سے، یوں لگے جیسے
کہ میرے واسطے جینے کی کوئی راہ نہ ہو

صلی اللہ علیہ وسلم

ازل سے میرِ کارواں، حضور تھے، حضور ہیں
کہ رہنمائے ہر زماں، حضور تھے، حضور ہیں

سکونِ دل، انیس جاں، حضور تھے، حضور ہیں
کہ غم گسارِ بے کساں، حضور تھے، حضور ہیں

جہاں بھی غم کی دھوپ تھی، جہاں بھی غم کی دھوپ ہو
کہ سایہ کُن وہاں وہاں، حضور تھے، حضور ہیں

وہ جس پہ آسماں کو رشک اور زمیں کو ناز ہے
وہ خیر، زیرِ آسماں حضور تھے، حضور ہیں

دل و نظر اگر جھکے تو ایک اُن کے در جھکے
کہ قبلہ گاہِ عارفاں، حضور تھے، حضور ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

زندگی وقفِ عبادت کیجیے
رات دن آقا کی مدحت کیجیے

سوکھتی جاتی ہے کھیتی فکر کی
"یا نبی! بارانِ رحمت کیجیے"

دور ہو گی لکنتِ فکر و نظر
سرورِ عالم کی مدحت کیجیے

جانتے ہیں آپ دل کی بات کو
آپ سے کیسی وضاحت کیجیے

دیکھیے! یہ خالی جھولی دیکھیے
کیجیے! سرکار رحمت کیجیے!

سرورِ کون و مکاں! حاضر ہیں ہم
ہم پہ بھی چشمِ عنایت کیجیے

چاہتے ہیں گر خدا سے دوستی
میرے آقا کی اطاعت کیجیے

لیجیے بخشش کی کشتی میں ہمیں
آلِ احمد سے محبت کیجیے

فرق مت رکھیے روا اصحاب میں
آپ چاروں سے محبت کیجیے

صلی اللہ علیہ وسلم

نعت کہوں، یہ جی میں آیا، قلم اُٹھایا میں نے یہ پڑھ کر، صلی اللہ علیہ وسلم
راتوں جیسا کالا کاغذ، چمکا بن کر نور کا پیکر، صلی اللہ علیہ وسلم

حرف مسافر چلتا جائے، جیسے سورج ڈھلتا جائے اور دل ہجر میں جلتا جائے
یک دم مہکا ایک اُجالا، بیٹھنے کو ہی تھا دل تھک کر، صلی اللہ علیہ وسلم

ہاتھوں میں بخشش کا قبالہ، کاندھے پر رحمت کا دوشالہ، دیکھو آیا کملی والا
سب سے اعلیٰ سے بھی اعلیٰ، سب سے بہتر سے بھی بہتر، صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے جدا ہے آپ کا اُسوہ، نور و ضیا ہے آپ کا اُسوہ، راہنما ہے آپ کا اُسوہ
راہ سُجھائی ہم کو خدا کی، بخشش کا رستہ دکھلا کر، صلی اللہ علیہ وسلم

رِم جھم رِم جھم اُجلی بارش، سانسوں میں انجانی لرزش، آنکھوں میں لہراتی خواہش
جھلکے یوں سینے کے اندر، جھلمل جھلمل نوری چادر، صلی اللہ علیہ وسلم

رومؔی اور نہ جامؔی ہوں میں، اک حرفِ گمنامی ہوں میں، ہاں بس آپ کا حامی ہوں میں
میرے شعر کی خالی جھولی، آپ کہ ہیں مختار و سرور، صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی ندیمؔ سے سطر عطا ہو، تائبؔ جیسی طرزِ ثنا ہو، پوری دل کی کاش دعا ہو
نعت کا حق کیا مجھ سے ادا ہو، نعت پڑھے خود ربِّ داور، صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

ایک انداز جدا چاہتی ہے
نعت پیرایہ نیا چاہتی ہے

دست بستہ ہے کھڑی روضے پر
کوئی پیغام صبا چاہتی ہے

آپ کے در پہ ادا ہو اِک دن
بس یہ اعزاز دعا چاہتی ہے

آیا چاہے ابھی پیغام اُن کا
میری تقدیر بنا چاہتی ہے

نقرئی یاد سے دامن ہو بھرا
اور کیا عمر بھلا چاہتی ہے

دل کو درکار ہے مدحت کا گداز
اور زباں حرفِ ثنا چاہتی ہے

راہِ طیبہ ہے؟ کہ ہے ماں کی دعا
ہر مسافر کا بھلا چاہتی ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

سراپا لُطف و کرم سر بہ سر جمال کوئی
جہاں میں اور نہیں ایسا بے مثال کوئی

رجوع دل نے کیا درس گاہِ سیرت سے
کبھی جو ذہن میں آیا مرے سوال کوئی

ہوں روز و شب یہ بسر زیرِ سایۂ گنبد
کہ میری عمر میں آ جائے ایسا سال کوئی

یہ ذوق نعت بھی اُن کا کرم ہے، اُن کی عطا
وگرنہ مجھ میں ہنر ہے، نہ ہے کمال کوئی

ﷺ

وہ میرے دل کو شاداں، روح کو مسرور رکھتے ہیں
کہ مجھ کو اپنی مدحِ پاک پر مامور رکھتے ہیں

بجائے دل، وہ سینے میں دھڑکتا نور رکھتے ہیں
جو سانسوں کو درودِ پاک سے معمور رکھتے ہیں

پھٹکنے ہی نہیں دیتے کسی غم کو قریب اُن کے
غلاموں پر نظر آقا بڑی بھرپور رکھتے ہیں

غلامی سیدِ کونین کی اب ڈھال ہے میری
وہ ہر غم، ہر پریشانی کو مجھ سے دور رکھتے ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

ذہن میں رنگ نور پھیلتے ہیں
اُن کے بارے میں جب بھی سوچتے ہیں

اُن سا خوش بخت کوئی کیا ہو گا
وہ جو خوابِ مدینہ دیکھتے ہیں

بھیجتے ہیں سلام ہم دن رات
رات دن ہم درود بھیجتے ہیں

سو گئے سوچ کے مسافر بھی
آنکھ میں اشک کوئی جاگتے ہیں

ہر قدم پر نثار ہے منزل
یا الٰہی! یہ کیسے راستے ہیں؟

صلی اللہ علیہ وسلم

پیشِ نگاہ اسوۂ خیرالبشر رہا
دل کی پناہ اسوۂ خیرالبشر رہا

چاہت انہیں عطا ہوئی ربِ جلیل کی
وہ جن کی چاہ اسوۂ خیرالبشر رہا

منزل رہی ہے سیرتِ خیرالوریٰ مری
اور میری راہ اسوۂ خیرالبشر رہا

تھا گمرہی کا لشکرِ تاریک روبرو
میری سپاہ اسوۂ خیرالبشر رہا

صلی اللہ علیہ وسلم

بے آسروں کے ملجا و ماویٰ حضور ہیں
جود و عطا و لطف کا دریا حضور ہیں

قرآں کا حرف حرف ہے سیرت حضور کی
قرآں کا لفظ لفظ سراپا حضور کا

دنیا نے جن سے پایا سراغِ رہِ یقیں
وہ رہنمائے کامل و یکتا حضور ہیں

معراجِ سفر حضور ہیں زادِ سفر حضور
سب منزلوں کی منزلِ اعلیٰ حضور ہیں

حامد میں ہوں غلام غلامانِ مصطفےٰ
آقا حضور ہیں مرے مولا حضور ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

تیری توصیف سے ہٹ کر، تری مدحت کے سوا
دل میں کچھ اور نہ ہو تیری محبت کے سوا

آج کے دور کے بھٹکے ہوئے انساں کے لیے
راستہ کوئی نہیں تیری شریعت کے سوا

میرے بچے بھی سدا تیری غلامی میں رہیں
کوئی اعزاز نہیں ایک اسی نسبت کے سوا

ہاتھ باندھے ہوئے محشر میں کھڑا ہوں خاموش
آسرا کوئی نہیں تیری شفاعت کے سوا

صاحبِ لُطف و عنایات! ترے حامؔد کو
کچھ بھی درکار نہیں ہے تری رحمت کے سوا

صلی اللہ علیہ وسلم

جو طیبہ کے خوابوں کی بارش رہے گی
نظر پر ستاروں کی بارش رہے گی

برستی رہے گی جوابوں کی رحمت
کہ جب تک سوالوں کی بارش رہے گی

ازل سے سلاموں کی رِم جھم لگی ہے
ابد تک دُرودوں کی بارش رہے گی

لکھوں گا میں جب تک ثنائے محمد
ورق پر ستاروں کی بارش رہے گی

صلی اللہ علیہ وسلم

سحر کو نور بندے کو خدا ان سے ملا ہے
مرا ایماں ہے جس کو جو ملا ان سے ملا ہے

انھی سے منسلک ہیں نیکیوں کے سارے رستے
جہاں میں خیر کا ہر سلسلہ ان سے ملا ہے

سکھایا ہے جنھوں نے آنسوؤں کو پھول بننا
لرزتے لب کو یہ حرفِ دعا ان سے ملا ہے

تھکے ہارے مسافر سمتِ طیبہ دیکھتے ہیں
شکستہ ساعتوں کو حوصلہ ان سے ملا ہے

خیال اُن کا اذاں بن کر سفر میں گونج اُٹھا
بھٹکتے جنگلوں میں راستہ اُن سے ملا

چمک اُٹھی مری قسمت مرے حرفوں کی صورت
مجھے یہ اُن کی نعتوں کا صلہ اُن سے ملا ہے

میں گم تھا وقت کے گمنام صحراؤں میں حامدؔ
مجھے تو اپنے ہونے کا پتہ اُن سے ملا

صلی اللہ علیہ وسلم

کیا بیاں عظمت کریں اُس در کی ہم، شاہِ اُمم
سر فرشتوں کے بھی ہیں جس در پہ خم شاہِ اُمم

آپ آئے تو جہاں سے چھٹ گئیں تاریکیاں
آپ ہیں ماہِ عرب، مہر عجم، شاہِ اُمم

آپ کی دہلیز کے خادم امیرانِ جہاں
آپ کے در کے گدا فغفور و جم، شاہِ اُمم

آپ ہیں خیرالرُّسل، خیرالوریٰ، خیرالبشر
آپ کی نسبت سے ہم خیرالامم، شاہِ اُمم

آپ کی رحمت سے میری آبرو دنیا میں ہے
آپ ہی محشر میں ہیں میرا بھرم شاہِ اُمم

کاروانِ خیر رستے سے بھٹک سکتا نہیں
رہنما ہے آپ کا نقشِ قدم شاہِ اُمم

رات دن جس در پہ پیہم بارشِ انوار ہے
اُٹھ کے اُس در سے کہاں جائیں گے ہم، شاہِ اُمم

اپنے حامدؔ پر کرم یہ آپ کا کچھ کم نہیں
وقفِ نعتِ پاک ہے اُس کا قلم شاہِ اُمم

صلی اللہ علیہ وسلم

دردِ زباں ہے نامِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ اللہ میرا مقدر، صلی اللہ علیہ وسلم

اُس کے فضائل، اُس کے محاسن، حدِ زبان و بیاں سے باہر
کامل و اکمل، طاہر و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم

حاملِ قرآں، صاحبِ فرقاں، رُشد و ہدیٰ کی شمعِ فروزاں
سب کا ہادیٰ، سب کا رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

لُطف کا دریا، خیر کا زمزم، عدل کی دنیا، حسن کا عالم
امن کا ضامن، خلق کا پیکر صلی اللہ علیہ وسلم

حامدؔ، یہ بھی فضلِ خدا ہے، لب پہ جو تیرے صبح و مسا ہے
مدحِ صحابہ، نعتِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

جس روز سے توفیقِ ثنا مجھ کو بہم ہے
اُس روز سے روشن مرا تاریک قلم ہے

یہ کون حسیں ایسا زمیں پر اُتر آیا
تعظیم کو جھکتی ہوئی دیوارِ حرم ہے

صحرا میں مہکنے لگے کچھ اشک گلابی
یہ آنکھ میں کھلتا ہوا کس ہجر کا غم ہے

اُن کی ہی عطا ہے کہ زباں مدح سرا ہے
دل محوِ ثنا تو یہ اُن کا ہی کرم ہے

ہو شانِ نبی کیسے بیاں خاک نشیں سے

کیا ذکر زمیں کا کہ فلک زیرِ قدم ہے

نعتِ شہِ کونین کہاں اور کہاں میں

یہ اُن کی نظر، اُن کی عطا، اُن کا کرم ہے

ہستی کی سیہ رات کو نسبت سے اُجالا

میں جتنا ادا شکر خدا کا کروں کم ہے

ﷺ

کُن فیکوں کی بھی غرض و غایت آپ نہیں تو سوا اور ہے کون
جن کی شاہد آیت آیت، آپ نہیں تو پھر اور ہے کون

آپ نہیں ہیں تو کون ہے مخاطب مدثر و مزمل کا
حُسنِ معنیٰ ہے آیۂ رحمت، آپ نہیں تو مظہر ہے کون

عنوانِ لولاک لما خلقت الافلاک، مصداقِ ہمہ معیارِ معلّٰی
باعثِ کُن از روئے ہدایت آپ نہیں تو مظہر ہے کون

جس کی قیادت دونوں جہاں میں، جس کی ہستی خیر کی ضامن
ربِ کل کا کرم ہے جس کی بعثت، آپ نہیں تو اور ہے کون

صلی اللہ علیہ وسلم

در رسول سے یوں حسرتوں کی داد ملی
سوال کرنے سے پہلے ہمیں مراد ملی

ہمارے پاس کسی کو کچھ اور ملتا بھی کیا
زباں پہ ذکر مِلا، دل میں اُن کی یاد ملی

جو رو لیے تو ہوا صاف رُوح کا مطلع
کہ ٹھنڈی دھوپ ہمیں بارشوں کے بعد ملی

اب اور کیا بھلا چاہوں صلہ کسی سے میں
کہ میری نعت پہ طیبہ سے مجھ کو داد ملی

نشانی تھی وہ انھی کے وجود کی حامد
ازل سے پہلے ملی جو ابد کے بعد ملی

صلی اللہ علیہ وسلم

عکس در عکس روشن ہے ذات آپ کی
آئنہ آئنہ ہیں صفات آپ کی

کیا حسیں رات تھی، کیا ملاقات تھی!
ایک ذاتِ خدا، ایک ذات آپ کی

مطلعِ ذہن پر نور اُبھرنے لگے
ایسے روشن ہوئی بات آپ کی

دن گزرتا تھا تبلیغ میں آپ کا
اور سجدہ گزاری میں رات آپ کی

کس کو اندازہ ہو آپ کی شان کا
جب خدا آپ کا، کائنات آپ کی

صلی اللہ علیہ وسلم

بہار کے نزول کی تو بات ہی کچھ اور ہے
کہ آمنہ کے پھول کی تو بات ہی کچھ اور ہے

خدائے پاک کے نبی، بہت عظیم ہیں سبھی
پر آخری رسول کی تو بات ہی کچھ اور ہے

کہاں نصیبِ کہکشاں کہ اُس کی دُھول پا سکے
ترے سفر کی دھول کی تو بات ہی کچھ اور ہے

وہ جس کا ایک ایک پَل نثار ہو رسول پر
اُس عاشقِ رسول کی تو بات ہی کچھ اور ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

شاملِ حال ہو گر تیرا کرم
کر دے آسان سفر تیرا کرم

ہے عطا تیری نشانِ منزل
میرا اسبابِ سفر تیرا کرم

میرا فن تیری نظر کا صدقہ
اور یہ میرا ہنر تیرا کرم

سائباں سر پہ درودوں کا کھلا
بن کے پھیلا ہے شجر تیرا کرم

لکنتیں سوچ کی باقی نہ رہیں
لائے حرفوں میں اثر تیرا کرم

صلی اللہ علیہ وسلم

ختم ہو شب کا سلسلہ آقا
کوئی اِمکان، صبح کا؟ آقا

غم کی دہلیز پار ہو جائے
دیجیے ہم کو حوصلہ آقا

سوکھتی جا رہی ہے شاخِ نظر
اک نیا خواب ہو عطا، آقا

کھلی آنکھوں سے آپ کو دیکھوں
مجھ میں کب اتنا حوصلہ آقا

چاند، سورج، ستارے، کاہکشاں
عکس ہیں سارے، آئنہ آقا

آپ کی نعت، زندگی مِری
سانس ہے ذکر آپ کا آقا

جس پہ نیندیں نثار حامدؔ کی
پھر کوئی ایسا رتجگا آقا

صلی اللہ علیہ وسلم

نہ اقتدار، نہ کچھ چاہیے سپاہ مجھے
اگر کوئی ہے تو بس اُن کے در کی چاہ مجھے

اب احتیاج چراغوں کی ہے، نہ تاروں کی
کہ نورِ عشقِ پیمبر دکھائے راہ مجھ کو

بروزِ حشر کہ جب دھوپ کا اجارہ ہو
اُنھی کی کملی کے نیچے ملے پناہ مجھ کو

چراغِ اسمِ محمد ہے دل کی مُٹھی میں
عجیب رشک سے تکتے ہیں مہر و ماہ مجھے

غلام پر یہ عنایات اک اشارہ ہے
کہ پیار کرتے ہیں آقا بھی بے پناہ مجھے

صلی اللہ علیہ وسلم

ہر اک خوشی کو، ہر ایک غم کو ترے حوالے سے دیکھتا ہوں
میں زندگی کی سیاہ شب میں ترے اُجالے سے دیکھتا ہوں

ہے ذکر یوں صبح و شام تیرا، زباں جو لیتی ہے نام تیرا
میں پھیلتے اپنے چاروں جانب حسیں اُجالے سے دیکھتا ہوں

میں دیکھتا ہوں کہ روزِ محشر نہیں ہے پُرسانِ حال کوئی
لپٹ رہی ہے تمام خلقت، ترے دوشالے سے دیکھتا ہوں

ترا کرم ہو تو پار اُترے، یہ روشنی کے دریا اُترے
کہ ناؤ اُمت کی لے رہی ہے عجب سنبھالے سے، دیکھتا ہوں

ﷺ

دل کی دھڑکن ہے کہ چاہت تیری
ہے رگ و پے میں محبت تیری

نیند جب گردِ سفر سے اَٹ جائے
یاد کر لیتا ہو ہجرت تیری

ہر زمانہ ہے گواہی کی سند
لایا ہر عہد بشارت تیری

اے کریم! اپنے پرائے میں کبھی
فرق کرتی نہیں رحمت تیری

اب نہیں کوئی اور رہ درکار
ہم کو کافی ہے شریعت تیری

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ دھڑکتے ہوئے دن رات ترے
صاحبِ لطف و عنایات! ترے

ثور سے شعبِ ابی طالب تک
رب کہ ہر وقت رہا سات ترے

چاند سورج، یہ بہاریں، یہ صبا
گُن سبھی گاتے ہیں دن رات ترے

ہم پہ بھی ایک نظر رحمت کی
ہم بھی ہیں سیدِ سادات! ترے

سانس لیتے ہوئے موسم تیرے
یہ دھڑکتے ہوئے دن رات ترے

ﷺ

گُلِ توصیف بنوں، برگِ ثنا ہو جاؤں
کاش میں آپ کا نقشِ کفِ پا ہو جاؤں

آپ چاہیں تو مرے حرف بھی روشن کر دیں
آپ چاہیں تو میں خورشیدِ نوا ہو جاؤں

حرفِ بے صوت کی صورت ہوں لبِ امکاں پر
اِذن مل جائے تو اِمکانِ ادا ہو جاؤں

میرے آقا! مری پہچان فقط آپ رہیں
گرد ہوں، کاش گُلِ گردِ صدا ہو جاؤں

اے شہنشاہِ امم، مہرِ عرب، ماہِ عجم
آرزو ہے کہ سزاوارِ ردا ہو جاؤں

روشنی میرے مقدر پر سدا رشک کرے
کاش گردِ رہِ مہتابِ حرا ہو جاؤں

آپ سمٹیں تو زمانوں کا احاطہ کر لیں
میں جو پھیلوں بھی تو عکسِ کفِ پا ہو جاؤں

رنگ کھِل جائیں سرِ شاخِ ابد اے حامدؔ
لوحِ آفاق پہ اک حرفِ دُعا ہو جاؤں

صلی اللہ علیہ وسلم

سر اپنا جھکائے جہاں تقدیر کھڑی ہے
سرکار کا دَر ہے وہ مدینے کی گلی ہے

وہ جس کی نظر روضۂ اقدس پہ جھکی ہے
خوش بخت ہے وہ شخص، مقدر کا دھنی ہے

چمکے نہ بھلا کیوں مری قسمت کا ستارہ
خاکِ رہِ طیبہ مرے ماتھے پہ سجی ہے

کیوں رشک سے دیکھیں نہ مجھے چاند ستارے
گردِ رہِ بطحیٰ مری پوشاک ہوئی ہے

تسکین ہے، آرام ہے، آنکھوں کی ہے ٹھنڈک
وہ شہرِ نبی، شہرِ نبی، شہرِ نبی ہے

ذکرِ شہِ کونین کی یہ شام تو دیکھو
جیسے مرے آنگن میں ابھی دھوپ کھلی ہے

گرمی بھی غضب، پیٹ پہ پتھر بھی بندھے ہیں
ہونٹوں پہ شکایت ہے، نہ آنکھوں میں نمی ہے

صدیق نے سرکار کے پوچھے پہ بتایا:
''گھر میں ہے مرے حبِ خدا، عشقِ نبی ہے''

اک چشمِ کرم! امت بے حال پہ آقا
یہ ناؤ بڑی دیر سے طوفاں میں گھری ہے

چھٹتے ہی نہیں ذہن سے غفلت کے اندھیرے
اب اپنے دنوں پر بھی سیہ رات تنی ہے

رستہ ہے، نہ منزل' نہ کوئی راہنما ہے
بس ایک ترے در ہی سے اب آس لگی ہے

صدقہ ہے مرے مرشدِ کامل کی نظر کا
وہ شمع جو اس دل میں عقیدت کی جلی ہے

ﷺ

سطر در سطر اک اُجالا ہے
حرف حرف آنسوؤں میں ڈھالا ہے

گنبدِ ذات کے اندھیروں میں
ذکرِ سرکار سے اُجالا ہے

ورنہ تو کیا یہاں مری پہچان
اک فقط آپ کا حوالہ ہے

سانس کی ڈگمگاتی کشتی کو
آپ کی یاد کا سنبھالا ہے

دل میں تصویرِ روضۂ عالی
ہونٹ پر ذکرِ شاہِ والا ہے

مدح کی شاخ شاخ کی ہو خیر
یہ شجر آنسوؤں سے پالا ہے

سائے میں چل رہی ہے کاہکشاں
اور کاندھوں پہ اک دوشالہ ہے

ہر طرف ذکر آپ کا آقا
ہر طرف آپ کا اُجالا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

حشر تک نور و ضیا کا سلسلہ جاری ہے
آپ کی مدح و ثنا کا سلسلہ جاری ہے

ہو لبوں پر رات دن تسبیح ذکر مصطفےٰ
روح میں صل علیٰ کا سلسلہ جاری رہے

جھولیاں بھر بھر کے اُٹھیں آپ کے در سے فقیر
ہر گھڑی جود و سخا کا سلسلہ جاری رہے

سلسلہ جاری رہے لُطف و عطا کا، یا نبی!
یا نبی! لُطف و عطا کا سلسلہ جاری رہے

پھیلتا جائے نظر میں نورِ عشقِ مجتبےٰ
دل میں مدحِ مصطفےٰ کا سلسلہ جاری رہے

یا خدا فیضانِ یارانِ محمد عام ہو
ہم میں بھی ویسا وفا کا سلسلہ جاری رہے

پھولتا پھلتا رہے یہ باغِ فیضِ مصطفےٰ
تا قیامت اولیا کا سلسلہ جاری ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

گل ذکرِ نبی مہک جائے
چاندنی روح میں چھنک جائے

ذکر جب ہو جہاں کے خوباں کا
دھیان میرا بس آپ تک جائے

دیکھ کر حسنِ ماہتابِ حرا
چاندنی کی ردا ڈھلک جائے

آرزو ہے کہ یادِ طیبہ ہے؟
بن کے اشک آنکھ میں چمک جائے

جلتے جائیں دیے محبت کے
یادِ آقا پلک پلک جائے

صلی اللہ علیہ وسلم

سَر بہ سَر روشنی کی بات کریں
آؤ پیارے نبی کی بات کریں

جس نے مہکا دیا جہاں کا چمن
اُس گلِ ہاشمی کی بات کریں

ذکر کرتا ہے جس کا خود خالق
آؤ ہم بھی اُس کی بات کریں

جیسے کلیاں چٹک چٹک جائیں
دِھیمی دِھیمی ہنسی کی بات کریں

آپ کی یاد میں فنا ہو کر
دائمی زندگی کی بات کریں

دل کے پت جھڑ میں پھول کھلنے لگیں
جب بھی اُن کی گلی کی بات کریں

حرمِ دل ادب سے جھک جائے
جب بھی آلِ نبی کی بات کریں

فرق اصحاب میں نہیں کوئی
ہم ادب سے سبھی کی بات کریں

جس کی یادوں سے نور مہکا ہے
آج اُس دوستی کی بات کریں

تذکرہ عدل و علم کا چھیڑیں
پھر عمرؓ کی، علیؓ کی بات کریں

ذکر ہو حُسن کا، سخاوت کا
آؤ عثماں غنی کی بات کریں

کعب و حسّان یاد آتے ہیں
جب حسیں شاعری کی بات کریں

جس نے مُردہ دلوں کو زندہ کیا
اُس خدا کے ولی کی بات کریں

حُسنِ احمد کا ذکر ہو حامدؔ
آؤ ہم دلکشی کی بات کریں

صلی اللہ علیہ وسلم

مدینے کا سفر ہو
ہماری آنکھ تر ہو

ہو پلکوں سے مسافت
نبی کی رہ گزر ہو

یہی غم معتبر ہے
مسلسل معتبر ہو!

جو ہو اذنِ سخن تو
کوئی رنگ ہُنر ہو

بھٹک سکتے نہیں ہم
جو سیرت راہبر ہو

صلی اللہ علیہ وسلم

میری حیات، میرا اثاثہ نبی کی نعت
منزل نبی کی نعت ہے، رستہ نبی کی نعت

ہر پاک دل کی ایک ہی خواہش، خدا کا ذکر
ہر نیک رُوح کا ہے تقاضا نبی کی نعت

ہستی بنی ہوئی ہے مثلث کا دائرہ
ذکرِ رسول، خواہشِ طیبہ، نبی کی نعت

پُوچھا خدا نے، لائے ہو دُنیا سے ساتھ کیا؟
حامد ادب سے جھک کے یہ بولا ''نبی کی نعت''

صلی اللہ علیہ وسلم

مہر و مہ ہیں جہاں ادب سے جھکے
مانگیے روشنی اُسی در سے

منظر ایسا کُھلے مدینے کا
دُھند حائل نہ اشک کی بھی رہے

شامِ طیبہ نظر میں کیا اُتری
جھلملانے لگے اَدب کے دیے

کاش! ایسی بھی نیند ہو کوئی
آنکھ بس خوابِ مصطفےٰ میں کھلے

صلی اللہ علیہ وسلم

ہستی کے صحرائے تیرہ و تار کو روشن کر دے
دل کے حرا میں آ' اک دن' اِس غار کو روشن کر دے

لوح و قلم کے شاہ! دکھا دے دن میری سوچوں کو
رات کے لہجے میں لکھّے اشعار کو روشن کر دے

وقت کا ساحل تیرے کرم سے جیسے جگمگ جگمگ
یوں ہی نورِ شفاعت کا' اُس پار کو روشن کر دے

جھلمل جھلمل اُتریں تیرے ذکر کی روشن کرنیں
آقا آج غلاموں کے گھر بار کو روشن کر دے

تیرگی ہر سُو' اور ہمارے بچّے بھی ناداں ہیں
اِن کے عمل چمکا' اِن کے کردار کو روشن کر دے

صلی اللہ علیہ وسلم

سرورِ کون و مکاں! تیرے لیے ہیں
یہ زمین و آسماں تیرے لیے ہیں

رمز حرفوں کے، کنائے آیتوں کے
سرِ کُن کے رازداں! تیرے لیے ہیں

حُسن جتنا ہے وہاں، ہے تیرے خاطر
رنگ جتنے ہیں یہاں، تیرے لیے ہیں

آتے جاتے موسموں کے رُوپ، تیرے
روز و شب کے کارواں تیرے لیے ہیں

سچ تو یہ ہے، مالکِ ہر دو جہاں کے
جو خزانے ہیں جہاں، تیرے لیے ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

کیسا دلکش ہے، زمانے سے جدا آپ کا نام
سارے ناموں میں مرے رب نے چنا آپ کا نام

آپ کی یاد ضیا بن کے جو صبحوں میں گھلی
چاندنی بن کے شبِ غم میں کھلا آپ کا نام

آپ کا نام دمکتا ہے ہر اک ساعت پر
میں نے تو وقت کی دھڑکن میں سُنا آپ کا نام

آپ کے نام کی برکت کے طلبگار نبی
میری بخشش کا وسیلہ بھی بنا آپ کا نام

خود ہی آسانیاں چوکھٹ پہ مری آ پہنچیں
میں نے مشکل کی گھڑی میں جو لیا آپ کا نام

صلی اللہ علیہ وسلم

سلسلۂ ذکر سرکار کا دل میں ہے
ہر گھڑی اب تو صلِ علیٰ دل میں ہے

ایک دولت ہے سینے میں ایمان کی
یا خزانہ تری یاد کا دل میں ہے

چاندنی جگمگائے گھنی رات میں
"جلوۂ حسن خیرالوریٰ دل میں ہے"

ڈھونڈتے ہو کہاں تم یہاں اور وہاں
جس میں رہتے ہیں وہ، وہ جگہ دل میں ہے

ہے یہ تصویرِ شہرِ نبی آنکھ میں
عکسِ طیبہ کا' یا آئنہ دل میں ہے

کوئی جچتا نہیں ہے نظر میں مِری
جب سے طیبہ کا وہ دلربا دل میں ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

کرتے آئے ہیں بیاں شان، مہ و سال تری
عظمتیں بڑھتی چلی جائیں گی ہر حال تری

مجھ کو تو آیۂ رحمت ہیں خدوخال ترے
ہُو بہ ہُو سورۂ رحمان لگے چال تری

اے شہنشاہِ امم! رزم گہ ہستی میں
خُلق تلوار تری، دھیمی ہنسی ڈھال تری

ہم کو توفیق بہم ہو کہ کہیں رحمت
عید میلاد منائیں یونہی ہر سال تری

ان سے قربان ہوا جائے کہ اُن پر واری
اعلیٰ اصحاب ترے، اعلیٰ بہت آل تری

صلی اللہ علیہ وسلم

میں لفظوں کا حیران پُل پار کر لوں
تو شاید معانی کی بستی سے گزروں

میں چاہوں' رہے فاصلہ کچھ نہ باقی
میں چاہوں کہ فرقت کا ہر خط مٹا دوں

ہو ایسا کہ جی میں نہ ہو اور خواہش
ہو ایسا' میں جس دم ترے شہر پہنچوں

اک انبار ہے' سوکھے پتوں کا' ہستی
اُڑتی ہواؤں کو میں کیسے روکوں

تصور میں آتا ہے اک زرد سا دن
اگر اپنے بیتے ہوئے کل کا سوچوں

تری مدح کا ذائقہ شعر میں ہو
کہوں میں غزل یا کوئی نظم لکھوں

ندؔیم اور تائبؔ سا لہجہ عطا ہو
کرم سے ترے اور میں کچھ نہ مانگوں

صلی اللہ علیہ وسلم

بامِ ازل سے، صحنِ ابد تک ہے روشنی
آقا ترا وجود ہی بے شک ہے روشنی

سوچا تھا ایک لمحے کو رستہ حضور کا
بکھری مرے خیال میں اب تک ہے روشنی

زخموں کی لَو سے سارے زمانے ہیں دمک اُٹھے
گویا کہ اہلِ درد کا مسلک ہے روشنی

شمس الضحیٰ کے نور سے دُنیا چمک اُٹھی
کیسی ہے صبح، کیسی مبارک ہے روشنی!

صلی اللہ علیہ وسلم

دربارِ رسول کو چلا ہے
دل، خواب یہ روز دیکھتا ہے

لگتا ہے مجھے کہ آسماں بھی
طیبہ ہی کے رُخ جھکا ہوا ہے

آنکھوں سے جھلک رہے ہیں آنسو
ہونٹوں پہ ترے فقط دُعا ہے

کیوں تیرہ سفر ہو زندگی کا!
ذکر آپ کا جگمگا رہا ہے

بجھتی ہوئی ساعتوں میں حامدؔ
اک چاند ہے اور چمک رہا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

بدلیں مرے حالات! عنایت کی نظر ہو
''اے سیّدِ سادات! عنایت کی نظر ہو''

اُبھرے مری اُمید کا سورج مرے آقا
اب ختم ہو یہ رات' عنایت کی نظر ہو

ہم کہتر و ابتر' تری چوکھٹ پہ کھڑے ہیں
عالی ہے تری ذات' عنایت کی نظر ہو

مِل جائیں قیامت میں شفاعت کی پناہیں
بن جائے مری بات' عنایت کی نظر ہو

صلی اللہ علیہ وسلم

کیا حق نے ہم کو وہ ہادی عطا، سلامٌ علیکَ حبیبِ خدا
کہ پوری ہوئی انبیاء کی دعا، سلامٌ علیکَ حبیبِ خدا

خدا جانے کب سے تھا کھویا ہوا میں ہستی کے اس بے نشاں دشت میں
مجھے تو پتہ اپنا تجھ سے ملا، سلامٌ علیکَ حبیبِ خدا

یہ ہستی، یہ بستی، یہ کون و مکاں، زمیں، آسماں، یہ جہاں، وہ جہاں
ترے واسطے ہر یہ منظر سجا، سلامٌ علیکَ حبیبِ خدا

ہدایت کی رہ، بس تری راہ ہے، تجھے جس نے چھوڑا، وہ گمراہ ہے
ترے ہی وسیلے سے خالق مِلا، سلامٌ علیکَ حبیبِ خدا

بھلا نعت کا حق ہو کیسے ادا، میں عصیاں ہی عصیاں، خطا ہی خطا
کرم ہی کرم تو، عطا ہی عطا، سلامٌ علیکَ حبیبِ خدا

فلک پر جو پہنچے رسولِ خدا، لبوں پر فرشتوں کے جاری ہوا
سلامٌ علیکَ حبیبِ خدا، سلامٌ علیکَ حبیبِ خدا

صلی اللہ علیہ وسلم

جب سُوئے شہرِ سیدِ ذی شان جایئے
لب پر سجا کے سورۂ رحمان جایئے

اُس ارضِ دل کشا کی زیارت ہو بار بار
دل میں بسا کے اک یہی ارمان جایئے

سانسوں میں لے کے سنبل و ریحاں کی ڈالیاں
پیشِ جنابِ سرور و سلطان جایئے

جس نے مٹایا احمر و اسود کا امتیاز
اُس محسنِ عظیم کے قربان جایئے

حاؔمدؔ جو اُن کے دَر پہ کبھی باریاب ہوں
لے کر زباں پہ لہجۂ حسان جایئے

صلی اللہ علیہ وسلم

چشمِ کرم کہ حُسنِ عطا، سب سے جدا ہے
آقا کی ایک ایک ادا سب سے جدا ہے

اُن سا رسول ہے نہ کوئی اُن سا بشر ہے
اُن کا مقام صلِ علیٰ سب سے جدا ہے

کتنے رسول، کتنے نبی اُترے زمیں پر
لیکن ہے اُن کی بات جدا، سب سے جدا ہے

یوں تو بہشت کی بھی فضا خوب ہے لیکن
طیبہ سے آنے والی ہوا سب سے جدا ہے

رنگِ کرم میں شانِ خدا سب سے الگ ہے
رحمت میں وہ حبیبِ خدا سب سے جدا ہے

خاموش رہ کے بھی، سبھی کچھ مانگ رہے ہو
حامد! تمہاری طرزِ دعا سب سے جدا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

دل میں خواہش ہے یہ سرکارؐ مدینہ دیکھوں
دیکھوں میں آپ کا دربارؐ مدینہ دیکھوں

مجھ کو آقا! مرے ہونے کا یقیں ہو جائے
اپنی آنکھوں سے جو اک بار مدینہ دیکھوں

جس کی بوندوں میں کھنکتی ہے شفاعت کی صدا
دیکھوں وہ بارشِ انوارؐ مدینہ دیکھوں

جس کی مٹی میں مہک اب بھی مواخات کی ہے
حُسنِ ایثار کا معیارؐ مدینہ دیکھوں

جن کے سائے میں پڑے رہتے ہیں سورج کتنے
دیکھوں وہ گنبد و مینارِ مدینہ دیکھوں

اُن کے دربارِ گہر بار کا حامدؔ اک دن
خواب ہی میں کروں دیدارِ مدینہ دیکھوں

صلی اللہ علیہ وسلم

آقا، مرے مولا، مرے سرکار نبی جی
ہو چشمِ کرم مجھ پہ بھی اک بار نبی جی

آنکھوں کے یہ کشکول ترستے ہی نہ رہ جائیں
ہو ان کی عطا سکۂ دیدار نبی جی

معراج کی شب نے یہ دیا ہے ہمیں پیغام
ہیں آپ ہی بس وقفِ اسرار نبی جی

کنکر بھی کریں آپ کے پیغام کی توثیق
دینے کو سلامی بڑھیں اشجار، نبی جی

پیشانی سے جاری ہے لہو، لب پہ دُعائیں
وہ راستے طائف کے، وہ بازار نبی جی

روزہ بھی ہے اور پیٹ پہ پتھر بھی بندھے ہیں
اللہ رے! یہ صبر، یہ ایثار نبی جی

خوش بخت ہیں جو آپ کی عظمت کو سراہیں
بدبخت کریں آپ کا انکار نبی جی

جس طرح سے دُنیا میں رکھی لاج ہماری
رہ جائے بھرم ایسے ہی اُس پار نبی جی

کیا دھوپ کی جرأت کہ ہمیں چھو بھی سکے وہ
محشر میں ہیں جب سایۂ دیوار نبی جی

ہجرت کی دمکتی ہوئی تاریخ کے کردار
وہ رات، وہ صدیق، وہ اک غار، نبی جی

صورت میں مہِ نور ہیں، سیرت میں ہیں کامل
صنّاعیِ قدرت کا ہیں شہکار نبی جی

اس رزم گہِ وقت میں تھے صبر و یقیں ڈھال
اخلاقِ مبیں آپ کی تلوار نبی جی

صدیق و عمر، حیدر و عثماں رضی اللہ
اعلیٰ ہیں بہت آپ کے سب یار نبی جی

آغوشِ علی میں تو کبھی دوشِ نبی پر
حسنین محبت کا ہیں معیار نبی جی

ہو خیر، مرے مرشدِ سیفی کی سدا خیر
کرتے ہیں بہت آپ سے وہ پیار نبی جی

تائبؔ سا ہو آہنگ عطا مجھ کو بھی اے کاش!
اُتریں دل و جاں میں مرے اشعار نبی جی!

بچے بھی مرے، آپ کے در کے ہی گدا ہوں
ہوں آپ ہی اُن کے لئے معیار نبی جی

ہم جا کے کسے حالِ دلِ زار سنائیں
دُنیا تو ہوئی ظلم کا بازار نبی جی

ہم ایک ہی امت ہیں مگر ایک نہیں ہیں
حاوی ہیں اسی واسطے اغیار نبی جی

ہر بار بھروسہ کیا اپنوں ہی پہ ہم نے
دھوکا ہی ملا ہم کو تو ہر بار نبی جی

اس رات کے بوسیدہ اندھیروں میں کہیں سے
پیدا ہوں نئی صبح کے آثار نبی جی

اس دولت و شہرت کے طلبگار جہاں میں
حامؔد کو فقط آپ ہیں درکار نبی جی

صلی اللہ علیہ وسلم

چمکا دل، جب آ گیا لب پر صلی اللہ علیہ وسلم
نامِ محمدؐ اسمِ مطہر صلی اللہ علیہ وسلم

جینے کا احساس نہیں تھا، کچھ بھی میرے پاس نہیں تھا
پایا سب کچھ آپ کو پا کر صلی اللہ علیہ وسلم

یہ ساری اُجلی رعنائی، صبح نے اُس دہلیز سے پائی
شام نے مانگا جھلمل زیور صلی اللہ علیہ وسلم

لگ کر دَر کے ساتھ کھڑا ہے، سورج باندھ کے ہاتھ کھڑا ہے
اِذن ملے تو اُبھرے اُفق پر صلی اللہ علیہ وسلم

صبح و شام کنیزیں گھر کی اور یہ رات بھکارن دَر کی
وقت ہے اُس چوکھٹ کا نوکر صلی اللہ علیہ وسلم

انگلی کا جو اشارہ ہوا تھا' یک دم چاند دو پارہ ہوا تھا
آیا تھا خورشید پلٹ کر صلی اللہ علیہ وسلم

کیسا حسیں انداز ہے اُن کا' یہ بھی تو اعجاز ہے اُن کا
بولتے ہیں مٹھی میں پتھر صلی اللہ علیہ وسلم

چپ ہے فلک' خاموش زمیں ہے' کوئی نہیں تھا' کوئی نہیں ہے
کوئی نہ ہو گا آپ کا ہمسر صلی اللہ علیہ وسلم

چلتے چلتے تھک جانے کا' یا پھر راہ بھٹک جانے کا
کیا ڈر ہو' جب آپ ہیں رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

کون ہو خیر میں آپ کا ثانی' جب ہو یہ حکمِ ربانی
''اِنَّـا اَعْـطَیْـنٰـکَ الْـکَـوْثَـرْ'' صلی اللہ علیہ وسلم

دل اُجلے کردار ہیں اعلیٰ' آپ کے چاروں یار ہیں اعلیٰ
فوقیت دیں کس کو' کس پر صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

جو طیبہ دیکھوں ایک بار یا نبی
ملے نظر کو اعتبار' یا نبی

جو رہ ترے کرم سے انتساب ہو
وہ رہ کروں میں اختیار یا نبی

نہ تھا' نہ ہے، نہ ہو گا کوئی آپ سا
ہیں رب کے آپ شاہکار یا نبی

گلاب' اُس کی منزلوں کو کر دیا
بچھائے جس نے رہ میں خار یا نبی

وہ جن کے واسطے ٹھہر گیا تھا وقت
ہیں لا مکاں کے رازدار یا نبی

مرے خزاں رسیدہ حرف و صوت کو
ملی ہے آپ سے بہار یا نبی

کرم ہو مجھ پہ بار بار آپ کا
میں طیبہ آؤں بار بار یا نبی

عظیم تر ہیں اہلِ بیت آپ کے
عظیم آپ کے ہیں یار یا نبی

کہاں وہ آپ روشنی ہی روشنی
کہاں مَیں، شام کا غبار یا نبی

جو شب ہے میری نذرِ خوابِ زندگی
تو دن ہے وقفِ روزگار یا نبی

صلی اللہ علیہ وسلم

فیض ہر سُو عام اُن کا، خیر اُن کی ذات ہے
خیر ہے پیغام اُن کا، خیر اُن کی ذات ہے

اُن کے دامن سے ہے وابستہ شفاعت کی امید
تو بھی دامن تھام اُن کا، خیر اُن کی ذات ہے

محفلِ ذکرِ محمد عام ہو، اللہ کرے
ذکر ہو ہر گام اُن کا، خیر اُن کی ذات ہے

ہے لبِ ہر صبح پر اُن کی ثنا سے زندگی
گیت گائے شام اُن کا، خیر اُن کی ذات ہے

نسبتِ خیرالبشر سے ہم ہوئے خیرالامم
یہ بھی ہے انعام اُن کا، خیر اُن کی ذات ہے

ﷺ

دھڑکن میں جو ذکر مصطفےٰ ہے
دل نور کا آئنہ بنا ہے

ہیں مدح سرا جو سب پیمبر
قرآن بھی آپ کی ثنا ہے

قاتل بھی جو آ گیا ہے دَر پر
اُس کو بھی معاف کر دیا

اللہ اللہ خُلقِ آقا
دُشمن کے حق میں بھی دعا ہے

کس نے یہ کہا ابھی ''مدینہ''
ہاتھوں سے دل نکل چلا ہے

جو حرف، زباں تلک نہ پہنچا
وہ حرف بھی آپ نے سنا ہے

دیکھے کبھی آپ کا مدینہ
حامدؔ کے لبوں پہ یہ دعا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

مرے بھی رات جیسے حرف وصوت کو سحر نشاں اُجالا دینے والی اُن کی ذات ہے
وہ جن کے پرتوِ جمال کی بس اک جھلک کا استعارہ جھلملاتی کائنات ہے

وہ جن کے خُلق نے دریچے رحمتوں کے وا کیے، ہے زندگی خراج جن کے واسطے
نظر میں اُن کی روشنی ہے، میری دھڑکنوں میں اُن کی یاد ہے، زباں پہ اُن کی بات ہے

وہ زخم جو اُحد میں آپ کو لگا، وہ میری رُوح میں کہیں ہے آج بھی کِھلا ہوا
اُس ایک زخم کی مہکتی یاد سے، مری حیات، رشکِ گلستانِ شش جہات ہے

نبی کی ذات ہے رفیع بھی شفیع بھی، اُسی کے آسرے گزر رہی ہے زندگی
نبی کی نعت روح کی حیات ہے، نبی کی نعت ہی مِرا وسیلۂ نجات ہے

اُتر رہے ہیں جن کے در کی حاضری کو صبح و شام، صف بہ صف ملائکہ کے قافلے
درود جن کے واسطے، سلام جن کے واسطے فلک سے آ رہے ہیں، اُن کی ذات ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

حبِ شہِ کونین مرے دل پہ رقم ہے
جتنا بھی کروں ناز مقدر پہ میں، کم ہے

وہ ماہِ عرب، مہرِ عجم، سرورِ دوراں
وہ ختمِ رُسل، رحمت کل، شاہِ امم ہے

اُس ذات پہ آ کر ہوئی تکمیلِ رسالت
فرقانِ مبیں، خاتمِ اتمامِ نعم ہے

گفتار میں، کردار میں ہے اسوۂ کامل
اُمی ہے مگر صاحبِ تفسیرِ حکم ہے

ہیں مشرق و مغرب پہ محیط اُس کی عنایات
دریائے سخا، بحرِ عطا، ابرِ کرم ہے

اِک ایک گلی اُس کی ہے فردوس سے بڑھ کر
طیبہ مری نظروں میں گلستانِ ارم ہے

حاصل ہے اُسے آپ کی مدحت کا جو اعزاز
حاؔمد پہ حضور آپ کا یہ خاص کرم ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

صبحِ ازل کے نیرِ تاباں حضور ہیں
شامِ ابد کے شمعِ فروزاں حضور ہیں

صُورت میں حُسنِ سورۂ فرقاں حضور ہیں
سیرت میں روحِ آیۂ قرآں حضور ہیں

ذات آپ کی ہے باعثِ تزئینِ کائنات
وجہِ فروغِ محفلِ اِمکاں حضور ہیں

عشقِ حبیبِ حق مرے ایمان کی اساس
میرا یقیں حضور ہیں، ایماں حضور ہیں

ہم عاصیوں کو سائے میں جس کے ملی پناہ
وہ سائبانِ رحمتِ یزداں حضور ہیں

جس سے فروغ گیر نبوت کی کہکشاں
جلوہ فروز مہر درخشاں حضور ہیں

کیا غم انہیں کہ جن کے طرف دار ہیں حضور
کیا فکر اُن کو جن کے نگہباں حضور ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

سلام اُن پر جو وجہِ خلقتِ ارض و سما ٹھہرے
سلام اُن پر کہ جو مصداقِ لولاکَ لَما ٹھہرے

سلام اُن پر، ملی جن سے جہاں کو منزلِ ہستی
سلام اُن پر، کہ جو سرچشمۂ رُشد و ہدیٰ ٹھہرے

سلام اُن پر، نہیں جن کا کوئی ہمسر زمانے میں
سلام اُن پر، درود اُن پر، جو فخرِ انبیا ٹھہرے

سلام اُن پر ملی خلعت جنہیں الفقر و فخری کی
سلام اُن پر کہ جو بحرِ عطا، ابرِ سخا ٹھہرے

رُخِ مہتاب ہے پُر داغ، سورج آگ کا گولہ
مقابل کوئی بھی سرکار کے ٹھہرے تو کیا ٹھہرے!

صلی اللہ علیہ وسلم

لب پر جو مرے نامِ شہِ ہر دوسرا ہے
دِل جلوۂ انوار سے آئنہ بنا ہے

سینے میں مرے، اُس کی محبت کا ضیا ہے
مطلوبِ دو عالم ہے، جو محبوبِ خدا ہے

میں بھی ہوں گدائے دَرِ دُربارِ مدینہ
وہ دَر کہ زیارت گہِ ہر شاہ و گدا ہے

وہ جس سے مہکتی ہے فضا خلدِ بریں کی
طیبہ کی ہَوا، ہاں وہ مدینے کی ہوا ہے

حامدؔ کو کہاں نعتِ پیمبر کا سلیقہ
اُن کا کرمِ خاص ہے، یہ اُن کی عطا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

مرے راہبر' رہنما آپ ہیں
مجھے منزلوں کا پتہ آپ ہیں

نبی یوں تو آئے ہیں لاکھوں یہاں
مگر خاتم الانبیا آپ ہیں

امین اور صادق لقب آپ کے
بشیر آپ، خیرالوریٰ آپ ہیں

نہ پہنچا جہاں کوئی' پہنچے وہاں
کمالات کی انتہا آپ ہیں

کرم ہی کرم آپ کی ذات ہے
عطا ہیں، عطا ہی عطا آپ ہیں

یتیموں پہ چشمِ کرم آپ کی
تو بیواؤں کا آسرا آپ ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ ہدیٰ ہے آپ کی سیرت
راہنما ہے آپ کی سیرت

رازِ ازل کے محرمؔ آقا
رمزِ خدا ہے، آپ کی سیرت

وقت کے جلتے صحراؤں میں
بادِ صبا ہے آپ کی سیرت

قرآں کے آئینے میں بھی
جلوہ نما ہے آپ کی سیرت

قومؔ کبھی وہ مٹ نہیں سکتی
جس کی بِنا ہے آپ کی سیرت

حُسنِ دُعا ہے آپ کا لہجہ
حرفِ ثنا ہے آپ کی سیرت

حشر میں بھی حامدؔ کا سہارا
صلِّ علیٰ ہے آپ کی سیرت

صلی اللہ علیہ وسلم

رحمتِ حق، سرکارِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم
اُن کے چرچے عالم عالم صلی اللہ علیہ وسلم

سب کے لبوں پر آپ کی باتیں، موسمِ گل ہو یا برساتیں
ہر موسم ہے آپ کا موسم صلی اللہ علیہ وسلم

سبحان اللہ! ارضِ طیبہؐ اور پھر اس پر آپ کا روضہ
جیسے گلاب کے رُخ پر شبنم صلی اللہ علیہ وسلم

کاندھے پر ہے جن کے دوشالہ، سچ پوچھیں تو اُن کا حوالہ
سارے حوالوں سے ہے محکم صلی اللہ علیہ وسلم

سارے سفر جب رُک جائیں گے، حشر میں سب سر جھک جائیں گے
لہرائے گا آپ کا پرچم صلی اللہ علیہ وسلم

صبحِ ازل ہے اُن کی محبت، شامِ ابد ہے اُن کی حکومت
میرے آقا شاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

چاروں طرف سے رات نے گھیرا، ہم کو عجب حالات نے گھیرا
اپنے پرائے، سب ہیں برہم صلی اللہ علیہ وسلم

دُکھ کے لمحے کٹ جائیں گے، درد کے بادل چھٹ جائیں گے
آپ ہیں مونس تو ہے کیا غم، صلی اللہ علیہ وسلم

حامدؔ یزدانی! یہ جرأت، کرنے چلے ہو اُن کی مدحت
جن کا ثنا خواں ربّ دو عالم، صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

تھرتھرانے لگے سبھی ایواں
ذکر کس بوریا نشیں کا ہوا

آ کے جھکتے ہیں کس کے در سلطاں
کس کا دیدار درد کا درماں
جھک گئی آج یہ جبیں بھی وہاں
یہ بھی اعزاز اس جبیں کا ہوا

تھرتھرانے لگی سبھی ایواں
ذکر کس بوریا نشیں کا ہوا

صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں کھنچے آتے دلوں کے کارواں
ہے کشش کیسی تری دہلیز میں

سیدِ والاؐ شہنشاہِ شہاں
ہیں کھنچے آتے دلوں کے کارواں
لطف جو پاتا ہے اُس در پر جہاں
ہے کہاں آقا کسی بھی چیز میں

ہیں کھنچے آتے دلوں کے کارواں
ہے کشش کیسی تری دہلیز میں

ﷺ

میرے تاریک شب و روز چمک اُٹھتے ہیں
نور کی سَطر سے تحریر کسی نغمے سے

جاں کے بے رنگ چمن زار مہک اُٹھتے ہیں
میرے تاریک شب و روز چمک اُٹھتے ہیں
سازِ وجداں کے سبھی تار کھنک اُٹھتے ہیں
آپ کا ذکر کروں، رُوح میں اُتریں تارے

میرے تاریک شب و روز چمک اُٹھتے ہیں
نور کی سَطر سے تحریر کسی نغمے سے

صلی اللہ علیہ وسلم

صبح کا پرچم، آپ کا جلوہ
شام کی چادر، آپ کے گیسو

دل میں ہر دم آپ کا جلوہ
صبح کا پرچم آپ کا جلوہ
سب پہ مقدم آپ کا جلوہ
اور معنبر، آپ کے گیسو

صبح کا پرچم، آپ کا جلوہ
شام کی چادر، آپ کے گیسو

صلی اللہ علیہ وسلم

روشنی ہے جہاں جہاں آقا
آپ کے سایۂ جمال میں ہے
رات اُلجھی ہوئی سوال میں ہے
چاندنی ہے جہاں جہاں آقا

زندگی ہے جہاں جہاں آقا
آپ کے عکسِ خوش خصال میں ہے
تارہ تارہ رہِ خیال میں ہے
آگہی ہے جہاں جہاں آقا

خواہشوں سے جلیں، دلوں کے چراغ
آہٹوں سے کھلیں سفر کے گلاب
آرزو راستہ بناتی ہوئی
عکس در عکس آئنوں کے چراغ

نم ہیں، یا ضوفشاں نظر کے چراغ؟
خامشی نعت گنگناتی ہوئی

صلی اللہ علیہ وسلم

مدینے کی راہوں میں ہم بڑھ رہے ہیں
شفاعت کی جانب قدم بڑھ رہے ہیں

درُودوں کا موسم کِھلا جا رہا ہے
کہ رستے میں دل بھی بچھا جا رہا ہے
کہ ہم سُوئے بابِ کرم بڑھ رہا ہیں

شفاعت کی جانب قدم بڑھ رہے ہیں

دعائیں مہکتی ہیں سانسوں میں اپنی
گھٹائیں لہکتی ہیں راہوں میں اپنی
لیے ہم جو آنکھوں میں نم بڑھ رہے ہیں

شفاعت کی جانب قدم بڑھ رہے ہیں

نہ دولت، نہ ہیں نیک نامی پہ نازاں
کہ ہم ہیں اُنہی کی غلامی میں نازاں
یہی لے کر دل میں بھرم بڑھ رہے ہیں

شفاعت کی جانب قدم بڑھ رہے ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

اپنی تقدیر بنانے کی سعادت مِل جائے
مجھ کو دربار تک آنے کی سعادت مِل جائے

☆

آنکھ میں خواب سجانے کی سعادت مِل جائے
مجھ کو دربار تک آنے کی سعادت مِل جائے

☆

نوری قدموں میں سمانے کی سعادت مِل جائے
مجھ کو دربار تک آنے کی سعادت مِل جائے

☆

مجھ کو کچھ اشک بہانے کی سعادت مِل جائے
مجھ کو دربار تک آنے کی سعادت مِل جائے

☆

آپ کو نعت سنانے کی سعادت مِل جائے
مجھ کو دربار تک آنے کی سعادت مِل جائے

صلی اللہ علیہ وسلم

سب زمانوں میں یکتا ہمارا نبی
مِثلِ خورشید چمکا ہمارا نبی
لاڈلا ہے خدا کا ہمارا نبی
''سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی''

ہر نمایاں سے بڑھ کر نمایاں ہوا
سب کا رہبر ہوا، سب کا سلطاں ہوا
صبحِ روشن کی شامِ درخشاں ہوا
''بزمِ آخر کا شمعِ فروزاں ہوا
نور، اوّل کا جلوہ ہمارا نبی''

پیارا پیارا دوشالا ہے جِس کا، وہ ہے
ہر صحیفہ حوالہ ہے جِس کا، وہ ہے
ذکر ہی نور والا ہے جِس کا، وہ ہے
''لا مکاں تک اجالا ہے جِس کا، وہ ہے
ہر مکاں کا اجالا ہمارا نبی''

(تضمین بر کلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان)

صلی اللہ علیہ وسلم

تاروں میں ضو، قمر میں انوار تیری خاطر
ہر دور، ہر جہاں کے سردار، تیری خاطر
کلیوں میں حُسن، گُل میں، مہکار تیری خاطر
"نقش و نگارِ ہستی، ضو بار تیری خاطر
خلّاقِ دو جہاں کے شہکار! تیری خاطر"

یوں ہے دل و نظر میں باہم ترا تصور
کرتا ہے، دُور مولا، ہر غم ترا تصور
روشن مرے دنوں میں، ہر دم ترا تصور
"راتیں ہیں اور آقا، پیہم ترا تصور
رہتی ہیں میری آنکھیں، بیدار تیری خاطر"

رکھتا ہے زندگی کو آباد، یہ عقیدہ
رہتا ہے مجھ کو آقا بس، یاد یہ عقیدہ
کرتا ہے رُوح و دل کو یوں شاد یہ عقیدہ
"ہے میرے ہر عمل کی بنیاد یہ عقیدہ
ہر بغض تیری خاطر، ہر پیار تیری خاطر"

ہر شے میں انبیا کے سردار، کردوں قرباں
صدقے میں اک نظر کے ہر بار' کردوں قرباں
دُنیا میں چاہتوں کے معیار کردوں قرباں
''سو بار میں لُٹا دوں' سو بار کردوں قرباں
''اولاد و مال و دولت' گھر بار تیری خاطر''

تو آسمان' میں ہوں رستے کی دھول آقا
ہو جائے رحمتوں کا مجھ پہ نزول آقا
ہیں پیش مدحتوں کے' جو چند پھول آقا
''تیری نظر میں پائیں حُسنِ قبول' آقا
لکھے ہیں صدقِ دل سے اشعار تیری خاطر''

اُس رشکِ آسماں کو' ہر حُسن سے حسیں کو
دیکھوں نظر سے اپنی طیبہ کی سر زمیں کو
حسرت ہی رہ نہ جائے حسرت زدہ جبیں کو
''قدموں میں اب بلا لے یزدانیِ حزیں کو
تڑپے گا کب تلک یہ بیمار تیری خاطر''

(تضمین بر کلامِ حضرت یزدانی جالندھری)

صلی اللہ علیہ وسلم

دُعا کا سلسلہ ہے اور میں ہوں
سخی کی یہ عطا ہے اور میں ہوں
یہ نعتوں کی ضیا ہے اور میں ہوں
''حدیثِ مصطفیٰ ہے اور میں ہوں
بس اک حرفِ ثنا ہے اور میں ہوں''

بس آقا کا کرم ہے اور دِل ہے
یہی میرا بھرم ہے اور دل ہے
تری چشمِ کرم ہے اور دل ہے
''سرِ طوفِ حرم ہے اور دِل ہے
سرِ سیرِ حرا ہے اور میں ہوں''

نظر میں کِھل اُٹھے منظر وہ نوری
تمنا دل کی ہونے کو ہے پوری
بس اب تو ختم ہونے کو ہے دُوری
''ملا ہے مجھ کو بھی اِذنِ حضوری
کرم کی انتہا ہے اور میں ہوں''

جھکا ہے آسماں حدِّ نظر تک
کہ میں دیکھوں جہاں، حدِّ نظر تک
ہے کیا جھلمل سماں، حدِّ نظر تک
"بچھی ہے کہکشاں حدِّ نظر تک
حرم کا راستہ ہے اور میں ہوں"

نہ میں حالؔی، نہ میں رومؔی، نہ جامؔی
اَدب سے پیش کرتا ہوں سلامی
اسی ناتے سے پاؤں نیک نامی
"میسر ہے مجھے اُن کی غلامی
مرا بختِ رسا ہے اور میں ہوں"

زباں کو نعتِ پیغمبر عطا ہو
قلم کو موجۂ کوثر عطا ہو
لبوں کو مدحتِ سرور عطا ہو
"مجھے بھی خواب میں چادر عطا ہو
زباں ہے، یہ دُعا ہے، اور میں ہوں"

(تضمین بر کلامِ حضرت یزدانی جالندھری)

صلی اللہ علیہ وسلم

ہے با مقصد یہ جینا دیکھتا ہوں
میں بخشش کا سفینہ دیکھتا ہوں
شفاعت کا خزینہ دیکھتا ہوں
''میں جب خوابِ مدینہ دیکھتا ہوں
پُرانوار اپنا سینہ دیکھتا ہوں''

درِ دُربارِ شاہِ ہر زماں پر
دیارِ منبعِ تسکینِ جاں پر
ہے ہر دم خیر کی بارش وہاں پر
''پہنچ پاؤں گا جب اُس آستاں پر
میں وہ دن، وہ مہینہ دیکھتا ہوں''

یہ دل قربان اُس کچے مکاں پر
کہ نازِ زندگی فخرِ جناں پر
فرشتے با اَدب اُس آستاں پر
''مری نظریں کہاں ہیں، کہکشاں پر
شبِ اسریٰ کا زینہ دیکھتا ہوں''

رُخِ پُر نورِ سرور کے مقابل
کہاں کوئی پیمبر کے مقابل
کہ عکسِ حُسنِ داور کے مقابل
''خیالِ رُوئے انور کے مقابل
رُخِ مہ پر پسینہ دیکھتا ہوں''

نبی کا مستقر ہے ارضِ طیبہ
بہت ہی معتبر ہے ارضِ طیبہ
دلوں میں جلوہ گر ہے ارضِ طیبہ
''مرے پیشِ نظر ہے ارضِ طیبہ
تجلی گاہِ سینا دیکھتا ہوں''

کشش ایسی کہاں شمس و قمر میں
ازل سے دل ہے یہ جس کے اثر میں
سراپا ہے اُسی کا اس نظر میں
''نقوشِ اُسوۂ خیرالبشر میں
میں جینے کا قرینہ دیکھتا ہوں''

(تضمین بر کلام حضرت یزدانی جالندھری)

صلی اللہ علیہ وسلم

میرا نبی ہے حسیں، میرا نبی ہے عظیم
لہجہ اگر قند ہے، بات ہے بادِ شمیم
آپ کی عظمت پہ دال، خود ہے کلامِ حکیم
''بندہ کہاں اور کہاں نعتِ رسولِ کریم
جس کے محامد عظیم، جس کے محاسن عمیم''

بے کس و نادار کا ملجا و ماویٰ ہے وہ
خلق میں یکتا ہے وہ، خُلق میں اعلیٰ ہے وہ
حُسن سراسر ہے وہ، خیر سراپا ہے وہ
''نقطۂ اقرا ہے وہ، مرکزِ اسریٰ ہے وہ
شرحِ الف لام را، رمزِ الف لام میم''

اُس کے ہیں زیرِ نگیں سارے زمیں آسماں
وہ جو ہے اُمّی لقب اور ہے معجز بیاں
حکم سے اللہ کے راز کرے سب بیاں
''میرے نبی کا خدا، خالقِ کون و مکاں
میرے خدا کا نبی حاملِ خُلقِ عظیم''

خیر کا ہے ترجماں، امن کا ہے وہ سفیر
ہے نہیں تاریخ میں کوئی بھی اُس کی نظیر
جس نے بھی دیکھا اُسے، ہو گیا اُس کا اسیر
''حق ہے سمیع و بصیر، عبد بشیر و نذیر
وہ بھی رؤف و رحیم، یہ بھی رؤف و رحیم''

اُس کی نگہ کے سبب، اُس کی نظر کے طفیل
خیرِ اُمم ہم ہوئے خیرِ بشر کے طفیل
تحفۂ ہجرت ملا، اُس کے سفر کے طفیل
''تھے وہ مبارک قدم، جن کے اثر کے طفیل
وادیِ بطحا ہوئی رُوکشِ خُلدِ نعیم''

آپ کی جلوہ گری وجہِ صلاح و فلاح
آپ ہی کی پیروی وجہِ صلاح و فلاح
آپ ہی کی دوستی، وجہِ صلاح و فلاح
''آپ کی فرماں بری وجہِ صلاح و فلاح
آپ کا عشق و جنوں، باعثِ فوزِ عظیم''

(تضمین بر کلامِ حضرت علیم ناصری)

صلی اللہ علیہ وسلم

آشنا یہ دل خدا سے اور خدائی سے ہوا
رازِ فطرت فاش اُن کی رونمائی سے ہوا
یہ جہاں خوش وصف حُسنِ مجتبائی سے ہوا
''آشنا انساں مقامِ کبریائی سے ہوا
ہفت خواں یہ طے نبی کی رہنمائی سے ہوا''

یوں ہی پس انداز رہتا وحدت و کثرت کا ربط
بے صدا' بے ساز رہتا وحدت وکثرت کا ربط
یعنی بے آواز رہتا وحدت و کثرت کا ربط
''جانے کب تک راز رہتا وحدت و کثرت کا ربط
منکشف جو آپ کی عقدہ کُشائی سے ہوا''

خاکداں خوشبوئے سیرت سے بنا رشکِ چمن
یہ جہاں خوشبوئے سیرت سے بنا رشکِ چمن
حُسنِ جاں خوشبوئے سیرت سے بنا رشکِ چمن
''ہر مکاں خوشبوئے سیرت سے بنا رشکِ چمن
ہر زماں روشن جمالِ مصطفائی سے ہوا''

دل کشی منظر کو حُسنِ سادگی نے کی عطا
پھول کو خوشبو رسولِ ہاشمی نے کی عطا
رہبری بھی آپ ہی کی پیروی نے کی عطا
''بے نیازی آپ کی دل بستگی نے کی عطا
میں غنی کوئے پیمبر کی گدائی سے ہوا''

دل کی ایک اک آرزو حرفِ دُعا بنتی گئی
لفظ خوشبو میں ڈھلے اُن کی ثنا بنتی گئی
نعتِ سردار امم صلِ علیٰ بنتی گئی
''مدحت آقا، متاع بے بہا بنتی گئی
میرا ہر ارمان پورا اِس کمائی سے ہوا''

حرفِ پُر تاثیر حرفِ بے اثر مجھ کو لگا
منزلوں پر آ کے بھی پیہم سفر مجھ کو لگا
اپنا دستِ کارگر بھی بے ہنر مجھ کو لگا
''لب کشائی کا ہنر نا معتبر مجھ کو لگا
مدّعا دل کا جو ظاہر بے نوائی سے ہوا''

(تضمین بر کلام حضرت حفیظ تائب)

صلی اللہ علیہ وسلم

تو حقیقت، میں فقط سایہ ہوں
اشک کچھ پاس تھے، لے آیا ہوں
اپنی ہستی پہ بھی شرمایا ہوں
''میں کہ بے وقعت بے مایا ہوں
تیری محفل میں چلا آیا ہوں''

دیکھ کر روضۂ اقدس کی زمیں
کیسی بے تاب ہوئی میری جبیں
دل کو کس طرح بھلا ہو یہ یقیں
''آج میں ہوں ترا دہلیز نشیں
آج میں عرش کا ہم پایا ہوں''

نکل آیا ہوں دُکھوں کے یم سے
حوصلہ پایا ہے تیرے غم سے
راستہ پوچھا ترے پرچم سے
''کائناتوں پہ میں تیرے دم سے
آسمانوں کی طرح چھایا ہوں''

دن کٹے، جو تری چاہت میں کٹے
بس ترے سایۂ رحمت میں کٹے
اک عجب کیف کی لذت میں کٹے
''چند پَل یوں تری قربت میں کٹے
جیسے اک عمر گزار آیا ہوں''

نوری چادر ہے کہ اک ہالۂ نور
رُخِ انور ہے کہ اک ہالۂ نور
حسنِ سرور ہے کہ اک ہالۂ نور
''تیرا پیکر ہے کہ اک ہالۂ نور
جالیوں سے تجھے دیکھ آیا ہوں''

مہکی کیاری ہے ترے شہر کی دُھوپ
کیسی نیاری ہے ترے شہر کی دُھوپ
تجھ پہ واری ہے ترے شہر کی دُھوپ
''کتنی پیاری ہے ترے شہر کی دُھوپ
خود کو اکسیر بنا لایا ہوں''

(تضمین بر کلامِ حضرت احمد ندیم قاسمی)

صلی اللہ علیہ وسلم

چمک وہ دُور تک گئی

میں اپنی ذات کے اندھیرے اوڑھ کر
سفر میں تھا
کہ عمر کا ہر اک سیاہ پل
مری نظر میں تھا
حرائے دل میں، یک بہ یک
وہ برق سی لپک گئی
نظر تو کیا!
یہ رُوح بھی چمک گئی
چمک وہ دُور تک گئی

صلی اللہ علیہ وسلم

ایک نعتیہ نظم

اِدھر مغربی کھڑکیوں سے جو سورج اُگے تھے

وہ کمھلا گئے ہیں

اُدھر سمتِ مشرق کے سوئے دریچوں میں جو چاند

روشن ہوئے تھے سبھی بجھ چکے ہیں

مگر وہ دِیا

جو مدینے کے رُخ پر جلا تھا

زمانے کو لَو دے رہا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

(رباعیات)

کیا اور کوئی ذکر مقابل ٹھہرے
تذکارِ نبی، فکر کی منزل ٹھہرے
کچھ اور نہ آرزو ہو دل میں حامدؔ
بس نعت ہی زندگی کا حاصل ٹھہرے

☆

ہر سوچ پہ تیرا ہی پہرا آقا
محکوم ہے تیری سب دنیا آقا
روشن ہے تیری عطا کا سورج مولا!
جاری ہے ترِی سخا کا دریا آقا

☆

مخلوق کو خالق سے ملانے والا
رستہ توحید کا دکھانے والا
کرتا ہے سرِ کُن فکاں کی تفہیم
گلہ بنی سعد کا چرانے والا

☆

آنکھوں کو ترا نقشِ کفِ پا لکھوں
اس شہرِ دل و جاں کو مدینہ لکھوں
دن رات رہے وردِ زباں نامِ خدا
دن رات حضور کا قصیدہ لکھوں

☆

اُس فخرِ دو عالم کا قصیدہ لکھنا
عقبیٰ میں نجات کا وسیلہ لکھنا
ہر لفظ کی قسمت میں کہاں یہ اعزاز
آساں نہیں نعتِ شہِ والا لکھنا

☆

اک دولتِ دیدار کو پانا چاہے
دل آپ کے دربار میں جانا چاہے
گر شہرِ محمد میں مِل جائے پناہ
دل پھر نہ کبھی لوٹ کر آنا چاہے

☆

چمکے سورج تری عطا کا آقا
مہکے گلشن ترِی سخا کا آقا
تیرے خُلقِ مبیں کی لے کر کرنیں
روشن ہے آئنہ صفا کا آقا

☆

ﷺ

(ہائیکو)

جاں پہ برسے سحابِ اذنِ سفر
ہمیں آقا بلائیں طیبہ اگر
اپنی قسمت پہ ناز ہم بھی کریں

☆

جن کا لہجہ ہے سر بہ سر قرآں
چال جن کی ہے سورۂ رحماں
اُن کی تمثیل کون لائے گا

☆

دل جو غم سے نڈھال ہوتا ہے
سب سے مایوس ہو کے یہ آنکھیں
سبز گنبد کی سمت دیکھتی ہیں

دل میں اِمکانِ ہر نمو لے کر
موسمِ رشکِ صد بہار آیا
اب نظر کو خزاں کا ڈر کیسا!

☆

لے کے پھر کاسۂ طلب آقا
آپ کے در پہ آ گئے ہیں فقیر
اِن کو خیراتِ حُسن مل جائے

☆

رُخ پہ ہے حُسنِ والضحیٰ کی چمک
آنکھ ''مازاغ'' کا لیے سرُمہ
زُلف ''واللیل'' کی حقیقت ہے

☆

دل کے ویران باغ میں حامدؔ
ہر طرف سے بہار اُترنے لگی ہے
گلِ ذکرِ نبی مہکنے لگا

جس سے حاصل نجات کی منزل
جس پہ چل کر فلاح ملتی ہے
وہ تو بس آپ ہی کا رستہ ہے

☆

جس نے فکر و نظر کو چمکایا
جس نے اصحاب کو نجوم کیا
اُس محبت کی بات کی جائے

☆

ہو اگر آپ کی نگاہِ کرم
ناؤ اُمت کی پار لگ جائے
یا نبیؐ یا نبیؐ مرے آقا

☆

زندگی کی تلاش میں جلتی
ریت ہوتی ہوئی مسافت کو
اک تری یاد کا سہارا ہے

آپ کی ذات حُسنِ ہر امکاں
ہر زمانہ ہے آپ کے تابع
از ازل تا ابد ہے آپ کا عہد

☆

آرزوئیں کہ عازمینِ وفا؟
خواہشیں زائرینِ شوق وصال
دل مِرا عشق کا مدینہ ہے

☆

خواہشوں کے دیے، دلوں کے چراغ
خُلق کے چاند، عزم کے تارے
آپ کی روشنی سے پھوٹے ہیں

☆

روح کو جستجوئے عہدِ رسول
دل کو درکار یادِ مصطفوٰی
آنکھ طیبہ کا خواب مانگتی ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

(قطعات)

عیدِ میلاد مبارک سب کو
ہیں سبھی شادؔ مبارک سب کو
صحنِ کعبہ کہ پڑا تھا ویراں
ہوا آبادؔ مبارک سب کو

☆

یہ غم زدوں پہ جو ارزاں خوشی کی رحمت ہے
کرم یہ اُن کا ہے ہم پر اُنہی کی رحمت ہے
مہک رہے ہیں جو یہ حرف بھی، مرا گھر بھی
خدا کا فضل ہے حامدؔ، نبی کی رحمت ہے

عظمتوں کے ہر شمارے میں رہے گا
تذکرہ آقا کے بارے میں رہے گا
آپ کے رب کا کہا ہو کر رہے گا
آپ کا دشمن خسارے میں رہے گا

☆

ساری دنیاؤں کی خاطر' سب جہانوں کے لیے
آپ آئے حشر تک سارے زمانوں کے لیے
رحمتیں بن کر وہ آئے' رونقیں بن کر وہ آئے
اس زمیں کے واسطے' سب آسمانوں کے لیے

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

(اشعار)

اُتر آیا ہوں آسمان تلے
سبز گنبد کے سائبان تلے

☆

حوصلہ مل رہا ہے جینے کا
ذکر کچھ اور ہو مدینے کا

☆

جہاں میں نیک نامی کی سند حامدؔ کو مل جائے
اگر تیری غلامی کی سند حامدؔ کو مل جائے

☆

دن کو مرے، چمکا دے، میری رات کو روشن کر دے
خاکِ درِ طیبہ چھو لے تو ذات کو روشن کر دے

☆

وہ ذات کہ ہے جس کی ثنا میرا حوالہ
ہے اُس کے کرم سے مرے لفظوں میں اُجالا

☆

بارش اُن کے حُسن کی، بارش سے پہلے ہو گئی
پوری یوں خواہش مِری، خواہش سے پہلے ہو گئی

☆

ویران ریگزاروں پہ چشمِ کرم ہوئے
اک عمر ہو گئی ہے اِن آنکھوں کو نم ہوئے

☆

عشق بن جائے ورق، روح قلم ہو جائے
شاید اس طرح تری نعت رقم ہو جائے

☆

یہ مہر و ماہ یہ کرنیں، جو یہ ستارے ہیں
تری جھلک ہی کے امیدوار سارے ہیں

☆

بھلے برے کا سب شعور، آپ نے دیا
کہ آپ نے دیا حضور، آپ نے دیا

☆

دل کا ہے بس ایک تقاضا، دیکھوں شہر نبی کا
روشن ہو قسمت کا ستارہ، دیکھوں شہر نبی کا

☆

جس کملی کے سائے کے طلبگار دو عالم
وہ کملی بچھا دیتے ہیں مہمان کی خاطر

☆

کل بھی قرباں تھی آپ پر یہ جاں
آج بھی ہے یہ دل فدا آقا

☆

سُوکھ کر رزقِ ہوا ہو جائے گا برگِ ستم
آپ کی عظمت کے موسم لہلہاتے جائیں گے

☆

جلوۂ قرآں آپ کی سیرت
معنیِ فرقاں آپ کی سیرت

☆

کیسے جلائے گی تپشِ آفتابِ حشر
ہو گا ہمارے سر پہ تو سایہ درود کا

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

جس کی چاہت ہی ایمان ہے آؤ اُس کی ثنا ہم کریں
جس کا مداح قرآن ہے آؤ اُس کی ثنا ہم کریں

جس کے صدقے میں دُنیا ملے، جس کے قدموں میں جنت چلے
جو کہ اللہ کا احسان ہے آؤ اُس کی ثنا ہم کریں

دوستوں پر بھی رحمت ہے جو، دشمنوں پر بھی رحمت ہے جو
سر بہ سر خلق قرآن ہے آؤ اُس کی ثنا ہم کریں

وجۂ تخلیق کون و مکاں، جس کی خاطر بنے دو جہاں
دو جہاں کا جو سلطان ہے آؤ اُس کی ثنا ہم کریں

er Syed Hamid Yazdani sahib so that he continues with his good work in Muslim poet
ıcreases in his efforts to serve Muslims in many capacities, Amin. May Allah accept h
s, Amin.

Siddiq Usman Noormuhamma

Ustadh, Madrasa Hidaya, Toront

Editor, www.iqra.n

Rabiul Awwal 143

March 200

be for ever on our Beloved Holy Prophet Muhammad (Sallallahu 'alayhi wa Sallam) wl
rcy for all the worlds.

It gives me great pleasure to write in appreciation of this Diwan of more than 10
ous poems, composed by Syed Hamid Yazdani sahib. The naatya kalam he has compose
aise of our Beloved Holy Prophet Muhammad (Sallallahu 'alayhi wa Sallam) is hea
ing and pleasing. May he continue to build on this solid foundation that he ha
lished, Amin.

The name of the Diwan is Ita'at (Obedience). This title is instructive as it remind
the necessity of obeying the Commands of Allah (Subhanahu wa Ta'ala) in the Qur'a
, and the commands of RasulAllah (Sallallahu 'alayhi wa Sallam) in the Hadith Shar
he naats have Sallallahu 'alayhi wa Sallam written at the top. This then is the seal
for this Diwan. So it is not surprising that the naats with the radif "Sallallahu 'alayhi w
n" come out the most resounding and memorable and will InshaAllah be increasing
d at the majalis of 'Eid Milad un-Nabi (Sallallahu 'alayhi wa Sallam).

Here we also find the tazmin (takhmis) of the kalam of:

A'la Hadrat Imam Ahmad Raza Khan,

Hadrat Syed Yazdani Jalandhari, poet's father,

Hadrat Aleem Nasiri,

Hadrat Hafiz Taib,

Hadrat Ahmad Nadim Qasmi.

This then is his link with the shuara (poets), the ulama (religious scholars) ar
vliya (sufi masters).

Ita'at

(Urdu Naats)

Hamid Yazdani

cations:

- Raat Di Neeli Chup (2002) - Punjabi Poetry
- Abhi Ik Khaa'b Rehta Hay (1992 & 2007) - Urdu Poetry
- Gehri shaam Ki Bailein (2007) - Urdu Poetry
- Ita'at (2010) - Urdu Naats

ry Organizations/ Magazines:

- Halqa-e-Arbab-Zauq, Lahore, Pakistan
- Dabistan-e-Ahl-e-Qalam
- Funoon, Mah-e-Nau, Adabiyat, Afkar, Mehfil, Sham-o-Sahar,Sayyarah, Biswin Sa

ls:

- Belgium, Canada, Germany, Holland (Netherlands), UAE, United Kingdom ar USA

ct:

- syedhy@hotmail.com
- Urdupoet@gmail.com
- P.O.Box 5157 Model Town, Lahore-54700, Pakistan
- Phone: 92-321-4217363

About the Poet

: Syed Hamid Yazdani

ts: Syed (Abdul Rashid) Yazdani Jalandhari

& Rashida Jahan Gilani

at Lyallpur (Faisalabad), Pakistan

;ht up: in Lahore, Pakistan

anent Residence: Canada

emics:

- Master of Social Work (MSW) from Wilfrid Laurier University, Waterloo, Canada
- Honors Diploma in Social Services Worker Mohawk College, Hamilton, Canada
- Master of Arts in Sociology from the University of the Punjab, Lahore, Pakistan
- Intermediate & Bachelor of Arts from the Government College, Lahore, Pakistan
- SSC from Government Community High School Mozang, Lahore, Pakistan
- German language courses from Goethe Institute, Lahore, Pakistan and Universi of the cologne, Germany

ssional institutions:

- Brampton Multicultural Community Centre, Canada
- Family & Children's Services, Canada
- Deutsche Welle (Voice of Germany) Cologne, Germany
- Ravi (Magazine - Government College Lahore)
- Monthly "Bazgasht", Lahore, Pakistan
- Monthly "Fanoos", Lahore, Pakistan
- Government College, sheikhupura, Pakistan
- Radio Pakistan Lahore, Pakistan

In the name of Allah,
the Most Beneficent, the Most Merciful.

Ita'at

میں شامل وہ نعتیں جن کی ردیف ''صلی اللہ علیہ وسلم'' ہے زیادہ ہر دلعزیز اور یادگار نگارشات کے طور پر اُجاگر ہوتی ہیں اور امید ہے کہ آنے والے وقت میں، انشاء اللہ، مجالسِ عیدِ میلادالنبی میں اور بھی زیادہ ذوق وشوق سے پڑھی جائیں گی۔

اس نعتیہ مجموعہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، جناب سیّد یزدانی جالندھری (شاعر کے والدِ گرامی)، جناب حفیظ تائب، جناب علیم ناصری اور جناب احمد ندیم قاسمی کی نعتوں پر تضامین (تخمیسات) بھی شامل ہیں جو شعراء، علماء اور اولیاء سے شاعر کے ربطِ خاطر کا پتہ دیتی ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمارے عزیز بھائی سیّد حامد یزدانی صاحب کو صحت کی نعمت سے آراستہ ایک طویل عمر عطا فرمائے تاکہ وہ مسلم شاعری کے ضمن میں اپنی خدمات جاری وساری رکھیں۔ (آمین)

صدیق عثمان نور محمد

اُستاد: مدرسہ الہدایہ، ٹورانٹو (کینیڈا)

مدیر: اقراء

ربیع الاوّل ۱۴۳۰ھ۔ مارچ ۲۰۰۹ء

Ita'at

(Urdu Naats)

Hamid Yazdani